http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۲۴ تا ۳۰ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ مطابق ۹ تا ۱۵ جولائی ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۷

دینی مدارس کا تحفظ اور علماء کرام کی ذمہ داریاں

چناب نگر کی ڈائری

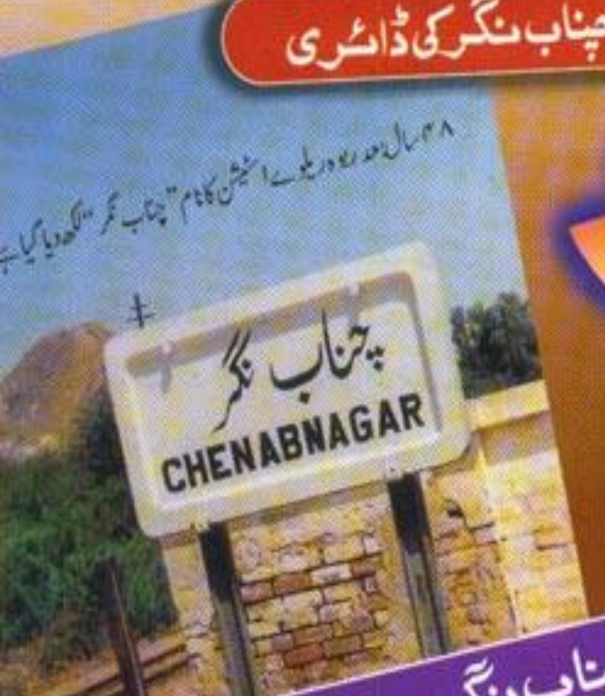

قادیانی خباثتیں اور حکومتی مجرمانہ خاموشی

میاں محمد اجمل قادری کی طرف سے چناب نگر میں یوم تکبیر

عالم کفر قادیانیوں کی سرپرستی کیوں کرتا ہے؟

مرزا قادیانی کے متضاد بیانات

قیمت: ۵ روپے

پیداوار کا عشر

عشر کی تعریف:

س... (۱) عشر کی تعریف کیا ہے؟ (۲) کیا زکوٰة کی طرح اس کا بھی نصاب ہوتا ہے؟ (۳) کیا عشر سب زمینداروں پر برابر ہوتا ہے؟ (۴) یہ کن لوگوں کو ادا کیا جاتا ہے؟ (۵) ایک آدمی اگر اپنے مال کی زکوٰة ادا کردے تو کیا عشر بھی دینا ہوگا؟ (۶) کیا یہ سال میں ایک مرتبہ دیا جاتا ہے یا ہر نئی فصل پر؟ (۷) کیا مویشیوں کے چارے کے لئے کاشت کی گئی فصل پر بھی عشر ہوگا؟

ج... عشر زمین کی پیداوار کی زکوٰة ہے، اگر زمین بارانی ہو کہ بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہے تو پیداوار اٹھنے کے وقت اس پر دسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دینا واجب ہے، اور اگر زمین کو خود سیراب کیا جاتا ہے تو اس کی پیداوار کا بیسواں حصہ صدقہ کرنا واجب ہے۔

۲: ہمارے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کا کوئی نصاب نہیں بلکہ پیداوار کم ہو یا زیادہ اس پر عشر واجب ہے۔

۳: جی ہاں! جو شخص بھی زمین کی فصل اٹھائے اس کے ذمہ عشر واجب ہے۔

۴: عشر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوٰة کے مستحق ہیں۔

۵: عشر پیداوار کی زکوٰة ہے۔ اس لئے دوسرے مالوں کی زکوٰة ادا کرنے کے باوجود پیداوار پر عشر واجب ہوگا۔

۶: سال میں جتنی فصلیں آئیں ہر نئی فصل پر عشر واجب ہے۔

۷: جی ہاں! مویشیوں کے چارے کے لئے کاشت کی گئی فصل پر بھی حضرت امامؒ کے نزدیک عشر واجب ہے۔

زمین کی ہر پیداوار پر عشر ہے زکوٰة نہیں:

س... عشر کا نصاب کیا ہے اور کن کن چیزوں کا عشر دیا جاتا ہے، زرعی پیداوار میں ۵ فیصد زکوٰة دی جاتی ہے تو کیا زرعی پیداوار میں عشر اور زکوٰة دونوں ادا کرنے ہوں گے۔

ج... حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عشری زمین کی ہر پیداوار پر عشر واجب ہے خواہ کم ہو یا زیادہ، اگر زمین بارانی ہو تو اس کی پیداوار میں دسواں حصہ واجب ہے اور اگر کنوئیں کے پانی سے سیراب کی جاتی ہو یا نہری پانی خرید کر اگایا جاتا ہو تو اس میں بیسواں حصہ واجب ہے، حضرت امامؒ کے نزدیک پھلوں، سبزیوں ترکاریوں اور مویشیوں کے چارے میں بھی، جس کو کاشت کیا جاتا ہو، عشر واجب ہے زرعی پیداوار میں زکوٰة نہیں ہوتی۔ صرف عشر واجب ہے، جس کی تفصیل اوپر ذکر کردی گئی۔

عشر کتنی آمدنی پر ہے؟

س... گزارش یہ ہے کہ آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ جو شخص بھی زمین کی فصل اٹھائے خواہ کم ہو یا زیادہ اس کے ذمہ عشر واجب ہے اس سلسلہ میں یہ بھی وضاحت فرمادیں کہ اگر کسی شخص کے پاس تھوڑی سی زمین ہے اور وہ اس پر کاشت کرتا ہے۔ فصل اچھی نہیں ہوتی۔ کھاد، پانی اور کیڑے مار دوائیوں کے اخراجات بھی مشکل پورے ہوتے ہیں۔ جو فصل آتی ہے وہ اس کی ضروریات سے بہت کم ہے اس طرح وہ صاحب نصاب نہیں ہے اور مستحق زکوٰة ہے۔ تو کیا ایسی صورت میں وہ اپنی فصل کا عشر خود استعمال کرسکتا ہے؟

ج... اس کی ذاتی پیداوار کا عشر اس کے ذمہ واجب ہے اس کو خود استعمال نہیں کرسکتا ہے۔

پیداوار کے عشر کے بعد اس کی رقم پر زکوٰة کا مسئلہ:

س... باغ بیچنے کے ایک ماہ بعد کسی نے اپنی سالانہ زکوٰة نکالنی ہے، کیا اس باغ کی رقم پر جس کا اس نے عشر دے دیا ہے زکوٰة آئے گی یا نہیں؟

ج... اس رقم پر بھی زکوٰة آئے گی، جب دوسری رقم کی زکوٰة دے تو اس کے ساتھ اس کی بھی

عشر ادا کردینے کے بعد تا فروخت غلہ پر نہ عشر ہے نہ زکوٰة:

س... دھان سے بروقت عشر نکالا ہے غلہ سال بھر رکھا رہا یعنی نہ اپنی کی ضرورت میں استعمال ہوتا ہے اور نہ مارکیٹ میں اس کی کھپت ہے، کیا سال گزرنے پر اس میں سے عشر دیا جائے گا یا چالیسواں حصہ زکوٰة؟

ج... ایک بار عشر ادا کردینے کے بعد جب تک اس کو فروخت نہیں کیا جاتا اس پر نہ دوبارہ عشر ہے نہ زکوٰة اور جب عشر ادا کرنے کے بعد غلہ فروخت کردیا تو اس سے حاصل شدہ رقم پر زکوٰة اس وقت واجب ہوگی جب اس پر سال گزر جائے گا یا اگر یہ شخص پہلے سے صاحب نصاب ہے تو جب اس کے نصاب پر سال پورا ہوگا اس وقت اس رقم کی بھی زکوٰة ادا کرے گا۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸	۲۴ تا ۳۰ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ / مطابق ۹ تا ۱۵ جولائی ۹۹	شمارہ ۷

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

☆	جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن پر حملہ	(حق بات)	4
☆	مرزا قادیانی کے متضاد بیانات	(مولانا محمد یوسف لدھیانوی)	6
☆	پنجاب گزٹ کی ڈائری قادیانی خباثتیں اور حکومتی مجرمانہ خاموشی	(مولانا اللہ وسایا)	8
☆	دینی مدارس کا تحفظ اور علماء کرام کی ذمہ داریاں	(مولانا فضل الرحمن)	11
☆	عالم کفر قادیانیوں کی سرپرستی کیوں کرتا ہے؟	(جناب محمد طاہر رزاق)	16
☆	ایک جرأت اقدام	(ڈاکٹر دین محمد فریدی)	20
☆	نومسلم ڈاکٹر عمران شیخ کے تاثرات		21
☆	شاہین ختم نبوت اور مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی دورۂ سندھ	(اخبار ختم نبوت)	23

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے — سالانہ ۲۵۰ روپے — ششماہی ۱۲۵ روپے — سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مولانا محمد علی جالندھریؒ

مولانا لال حسین اخترؒ

مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

مولانا محمد حیاتؒ

مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا عبدالرحیم اشعر

مولانا مفتی محمد جمیل خان

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا سعید احمد جلالپوری

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

آرشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

لندن آفس

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۸۰۳۴۰

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن پر حملہ

قادیانیوں' روافض اور اہل بدعت کی مشترکہ سازش

جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن حضرت اقدس محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاص وللہیت کا مظہر ہے اور ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۳ء سے علوم نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کا فریضہ انجام دے رہا ہے' دنیا بھر میں اس جامعہ کے فضلا دینی خدمات انجام دینے میں اخلاص وللہیت کے لحاظ سے مشہور ہیں۔ حضرت اقدس بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد جانشین بنوری امام اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ نے اپنے شیخ ومرشد کے مشن کو جانفشانی اور علوم نبوت کی اشاعت کے ساتھ ساتھ اپنے شیخ کے طرز پر باطل فرقوں کے خلاف اس کو مرکز جہاد بنایا۔ فتنہ قادیانیت کا قلع قمع اس جامعہ سے ہوا' انکار حدیث کے خلاف جہاد کا آغاز اس جامعہ سے ہوا' اپنی دینی خدمات اور بین الاقوامی دینی ہم جوئی کی وجہ سے یہ جامعہ ہمیشہ دشمن کی نظروں میں خار کی طرح کھٹکتا رہا' ہر دور میں باطل فرقوں کی کوششیں اس جامعہ کو ختم کرنے میں لگی رہیں' قادیانیوں نے اس کا نام ونشان مٹانا اپنا مشن بنایا' منکرین حدیث اور پرویزی اور فضل الرحمن فتنے نے حکومت کے بل بوتے پر اس کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ روافض کے بقول یہ جامعہ ہمارے لئے سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور اس کی حیثیت ہمارے خلاف فیکٹری کی ہے جہاں سے ہر سال سینکڑوں لوگ تیار ہو کر نکلتے ہیں۔ اہل بدعت بھی اس کو اپنی راہ میں سد سکندری سمجھتے ہوئے عرصہ دراز سے اس کے خلاف مصروف عمل ہیں لیکن یہ جامعہ پہلے حضرت اقدس بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی میں اس کے بعد امام اہلسنت مفتی احمد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ اور اس کے بعد شہید جامعہ ڈاکٹر حبیب اللہ مختار اور اب حضرت اقدس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مولانا سید سلیمان بنوری' مفتی نظام الدین شامزئی کی نگرانی میں اپنے مشن علوم نبویہ کی اشاعت کے عمل میں مصروف ہے۔ اس جامعہ کی سب سے بڑی خصوصیت اس کے اساتذہ کرام اور عملہ کا اخلاص اور اپنے مشن سے لگن ہے' یہی وجہ ہے کہ یہ جامعہ سیاسی چپقلشوں اور دنیاوی اغراض اور فرقہ وارانہ فسادات سے اپنے آپ کو پاک رکھتا ہے۔ اس کے مشن کو دنیا بھر کے تمام اہل علم اور مختلف مکاتب فکر نے خراج تحسین پیش کیا اور حضرت اقدس مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت پر ہر مکتبہ فکر کو ہمیشہ اعتماد اور ناز رہا خاص کر تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں مولانا شاہ احمد نورانی' عبدالمصطفیٰ الازہری' مظفر علی شمسی' عبدالستار خان نیازی' معین الدین لکھوی اور مولانا مفتی محمود' مولانا غلام غوث ہزاروی کے علاوہ نوابزادہ نصر اللہ اور خان عبدالولی خان' اصغر خان' خان اشرف جیسے خالص سیاسی اور غیر مذہبی راہنماؤں نے بھی آپ کی قیادت کو اپنے لئے قابل فخر سمجھا اور مولانا بنوریؒ نے بھی قائدانہ صلاحیت کا لوہا منوایا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا۔ بہر حال بات ہو رہی تھی کہ جامعہ کی یہ عظیم دینی خدمات دشمنوں کو ہمیشہ اپنے لئے خطرہ محسوس ہوتیں اور انہوں نے جامعہ کو مٹانے کے لئے بھرپور کوششیں جاری رکھیں۔ ایوب خان کے دور حکومت میں اوقاف کے نام پر اس جامعہ کو مٹانے کی کوشش کی گئی لیکن بعض مخلص افسران کی کوششوں سے اس میں ناکامی ہوئی۔ بھٹو حکومت نے اس کو اپنی تحویل میں لے کر اس کو ختم کرنے کا ارادہ کیا لیکن نصرت خداوندی سے یہ محفوظ رہا۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں حضرت اقدس مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ اور جامعہ کے خلاف جہازی سائز کے اشتہارات تمام اخبارات میں شائع کئے گئے' امام اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں روافض نے اس پر تابڑ توڑ حملے کئے۔ قادیانی ڈی ایس پی کی ملی بھگت سے ادارہ پر فائرنگ اور شیلنگ کی گئی۔ بے دین افسران نے اس پر چھاپے پڑوائے لیکن قرآن کریم' بخاری شریف' کتب احادیث اور کتب فقہ کے علاوہ اور کوئی چیز ہاتھ نہ لگ سکی اور وہ شرمندگی کے مارے منہ چھپانے کے قابل نہیں رہے۔ جامعہ کے تقدس کے لئے مفتی احمد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا اسفندیار اور دیگر علماء کرام کے ہمراہ گرفتاریاں پیش کیں اس سے قبل ۵۰۰ علماء کرام نے جامعہ کے تقدس کے لئے زندان کا نذرانہ قبول کیا۔ حکومت نے گھٹنے ٹیکے اور علماء کرام کو باعزت رہا کیا۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں ڈی ایم ایل نے امام اہلسنت مفتی احمد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کو دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ ہم جامعہ کو بند بھی کر سکتے ہیں تو مفتی احمد الرحمن غصے سے کھڑے ہو گئے۔ کمشنر ڈی آئی جی کی موجودگی میں انہوں نے کہا "جنرل صاحب! ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بڑے بڑے جرنیلوں کی وردی اترتی دیکھی ہے ایوب خان سے لے کر بھٹو تک بڑے بڑے آمر دم توڑ گئے لیکن جامعہ اپنی جگہ باقی ہے' کھڑے ہو جاؤ' دیکھو میں تمہاری وردی اتارتا ہوں یا تم مجھ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت چھین سکتے ہو۔" ڈی ایم ایل اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔ گورنر عباسی نے جامعہ کو خالی کرانے کا حکم صادر کیا تو مفتی احمد الرحمن اور اساتذہ وطلباء نے کہا کہ: "ہماری لاشوں کو روند کر اس جامعہ کے تقدس کو ختم کیا جا سکتا ہے۔" مفتی احمد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ڈاکٹر حبیب اللہ مختار نے اس جامعہ کے تقدس پر جامعہ کے عظیم اور مخلص ترین استاد مولانا عبدالسمیع شہید اور جاں نثار بلاؤ ڈرائیور محمد عارف کے ہمراہ اپنی جان نچھاور کر دی اور اب وہ مزے سے جنت میں حضرت بنوری اور مفتی احمد الرحمن رحمہم اللہ کے ہمراہ مزے لوٹ رہے ہوں گے۔

گزشتہ پچاس سال سے زائد عرصہ سے جامعہ بنوری ٹاؤن کے سامنے سے ربیع الاول کے مہینہ میں جلوس وغیرہ گزرا کرتے تھے' یہ جلوس عام طور پر انفرادی نوعیت کے ہوتے اور مختلف ٹولیاں اپنے اپنے انداز سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کرتیں۔ ان جلوسوں کا محور نہ کسی کی خود نمائی ہوتی اور نہ ہی اس میں سیاسی اور فرقہ وارانہ پہلو نمایاں ہوتا' جامعہ بنوری ٹاؤن کے طلباء بھی اس سے کچھ سروکار نہیں رکھتے' اکثر درجات میں تعلیم معطل ہوتی' باقی موجود رہنے والے طلباء قال اللہ اور قال الرسول کے درس وتدریس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کرتے' دو طرفہ خاموش معاہدہ تھا جس کے تحت دونوں ایک دوسرے کے احترام کو ملحوظ رکھتے' ایک دوسرے کے خلاف نعرہ بازی تو دور کی بات ہے

کبھی اس کا تصور تک نہیں کیا گیا' تاریخ گواہ ہے کہ بریلوی مکتبہ فکر کے سینکڑوں علما کرام بنوری ٹاؤن آتے رہے اور دینی اداروں کے تقدس کے لئے مشترکہ جدوجہد کرتے رہے بدقسمتی سے جب سے دین کو مفادات اور خود نمائی کا ذریعہ بنالیا گیا اس وقت سے ایک دوسرے کے احترام کو بھی پس پشت ڈال دیا گیا اور قیادت مدبرین اور کبار علما کے ہاتھوں سے نکل کر نوجوانوں کے جذبات کے تابع ہو گئی اور اس سلسلے میں سنی تحریک نامی ایک تنظیم نے جنم لیا جس نے بریلوی مکتبہ فکر کو دہشت گردی کی راہ پر گامزن کر دیا۔ چند سال قبل سنی تحریک نے ایک جلوس نکالا جو رات کو موٹر سائیکل سواروں کی شکل میں تھا' سائلنسر نکلے ہوئے یہ موٹر سائیکل جہاں سے گزرتے لوگوں کی نیندیں حرام کر دیتے' جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے سامنے اور اردگرد کی گلیوں میں ان نام نہاد عاشقان رسول نے جو ہنگامہ مچایا اور جو مغلظات بکیں اس نے شیطان کو بھی منہ چھپانے پر مجبور کر دیا اور کئی مسلمانوں کے ایمان متزلزل ہو گئے لیکن قربان جایئے جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے اکابر علما کرام کے صبر و تحمل پر کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کر دیا اور جس طرح آپ کفار مکہ کے تمسخر اور تضحیک پر صبر فرماتے یہ علما کرام اس کا نمونہ بنے رہے ایک سال پہلے جامعہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی شہید جامعہ مولانا عبدالسمیع رحمۃ اللہ علیہ نے ناکام بنا دیا۔ اس سال بارہ ربیع الاول سے قبل ہی انتظامیہ کراچی کو مطلع کر دیا گیا تھا کہ ہمیں باخبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ جامعہ کے تقدس کو پامال کرنے کی کوشش کی جائے گی آپ انتظامات کریں۔ خدا بھلا کرے کمشنر ڈی سی اور ہوم سیکریٹری کا انہوں نے اجلاس بلا کر اس سلسلے میں بہتر اقدامات کئے اور ۱۱/ربیع الاول خیریت سے گزر گیا اگرچہ بعض جگہ جلوس کے شرکا نے غرمستیاں کیں' بارہ ربیع الاول کے جلوس کے لئے بہتر انتظامات تجویز کئے گئے' جلوس نے میلادالنبی اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت کے بجائے نصف گھنٹہ تک جامعہ بنوری ٹاؤن کے سامنے جو مغلظات بکیں وہ انہی کو نصیب ہوں۔ بہادر آباد' سبزی منڈی' رشید روڈ' دھوراجی کالونی' لانڈھی اور کورنگی کے لوگوں کو جمع کر کے اس جلوس کو بڑھانے کے حربے اختیار کئے گئے۔ جلوس بنوری ٹاؤن اور جامع مسجد نیو ٹاؤن کے مرکزی دروازے پر پہنچا تو اب اس کے جوش و خروش میں اضافہ ہو گیا ایسا لگتا تھا کہ جو ہدایات دی گئی تھیں اس کے مطابق جلوس نے نعرہ بازی شروع کر دی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت کے ترانے ختم ہو گئے' دیوبند اور دیوبندیت کی دشمنی کھل کر سامنے آ گئی' مغلظات کا سلسلہ شروع ہوا' ۲۵ منٹ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ بنوری ٹاؤن سے اذان اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوئیں' جلوس کے شرکا خاموش نہیں ہوئے' شیطان اذان کی آواز سن کر ایک میل دور بھاگ گیا مگر یہ انسان نما شیطان اذان کے جواب کے بجائے اپنے کافرانہ عمل میں مشغول رہے۔ اشہد ان محمد رسول اللہ کی صدا پر بھی ان کو صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت الفاظ ان کے منہ سے نہ نکل سکے ادھر بنوری ٹاؤن کا یہ حال کہ چاروں طرف کے دروازے بند' طلبا اپنی درسگاہوں اور کمروں میں مقید' صبر و تحمل کا ایک عظیم امتحان' لاؤڈ اسپیکر سے کھلم کھلا اس کی آوازیں کانوں میں زہر گھول رہی ہیں لیکن اساتذہ کرام کی ان کو صبر کی تلقین' مولانا امداد اللہ' مولانا حماد اللہ شاہ اور دیگر اساتذہ کرام بے چینی سے چکر لگا رہے ہیں کہ جلوس کے شرکا نے اگر پتھراؤ کر دیا تو کیا ہوگا؟ بنوری ٹاؤن کے تقدس کو پامال کرنے کی کوشش کی گئی تو ہمارا کیا ہوگا؟ کیا ہمارے لئے پھر جینا ممکن ہوگا؟ خدا بھلا کرے انتظامیہ نے جلوس کو دھکے دے کر بنوری ٹاؤن کی حدود سے نکال کر گرومندر کے قریب لے گئے۔ جلوس کے شرکا مایوس ہو گئے' سلیم قادری پر اوس پڑ گئی' منصوبہ دھرے کا دھرا رہ گیا' بنوری ٹاؤن پر حملہ کی کوشش ناکام ہو گئی کیا کریں؟ شیطانوں کا ٹولہ سر جوڑ کر بیٹھ گیا' کچھ لوگوں کو جلوس کے پیچھے بھیج دیا گیا اور ان میں سے ایک شرارتی نے نعرہ لگایا پتھراؤ ہو گیا۔ بنوری ٹاؤن والے آ گئے بس پھر کیا تھا۔ جلوس نے بے گناہ دکانداروں کو مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ عقل کے اندھے یہ نہیں سوچتے کہ بنوری ٹاؤن کے دروازے بند' چاروں طرف پولیس اور رینجرز نے حصار باندھا ہوا ہے۔ اگر ان کو حملہ کرنا ہوتا تو جب تم جامع مسجد بنوری ٹاؤن کے مرکزی دروازے کے سامنے مغلظات بک رہے تھے حملہ نہ کرتے' مگر منصوبہ ساز شیطانی چیلے تو کامیاب ہو گئے۔ ادھر آدھا لشکر بنوری ٹاؤن کے تقدس کو پامال کرنے کے لئے پتھر' لاٹھیوں اور خنجروں سے لیس حملہ آور ہو رہا ہے۔ طلبا بے بسی سے اپنے مادر علمی کے تقدس کو پامال ہوتا دیکھ رہے ہیں' اساتذہ' دروازے پر کھڑے ہیں' شرپسند قریب ہوئے پتھر' بنوری ٹاؤن کے اندر آنا شروع ہوئے' طلبا کا اضطراب بڑھ گیا' محلے والے بھی جمع ہو گئے۔ پولیس ناکام ہوتی نظر آ رہی ہے' محلے والے جامعہ بنوری ٹاؤن پر جان نچھاور کرنے کے لئے دیوانہ وار آگے بڑھتے ہیں اور جلوس کے شرکا کو مسجد نیو ٹاؤن اور جامعہ بنوری ٹاؤن سے دور کرتے ہیں آخر کار طلبا بھی باہر نکلتے ہیں اور جلوس کے شرپسندوں کو دھکیلتے ہوئے مسجد اور مدرسہ سے دور لے جاتے ہیں اس دوران شرپسندوں کی جانب سے فائرنگ ہوتی ہے۔ ایک طالبعلم شدید زخمی ہوتا ہے' ایک طالبعلم کو پکڑ کر چاقو کے پے در پے وار کئے جاتے ہیں' پتھراؤ سے دسیوں طلبا زخمی ہوتے ہیں۔ آخر کار رینجرز آ جاتی ہے' طلبا مطمئن ہو کر مدرسہ میں واپس چلے جاتے ہیں اس کے باوجود جلوس کے شرپسند شرکا مدرسہ پر حملہ آور ہونے کی بار بار کوشش کرتے ہیں' پولیس مجبور ہو کر ان پر لاٹھی چارج وغیرہ کرتی ہے' شیلنگ کے ذریعہ ان کو منتشر کرتی ہے' وہ سب نمائش پر جمع ہوتے ہیں' بنوری ٹاؤن کے خلاف مغلظات بکے جاتے ہیں' نشتر پارک میں سیرت کا جلسہ بنوری ٹاؤن کے خلاف تبرا بازی کا جلسہ بن جاتا ہے۔ بنوری ٹاؤن کے ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مفتی نظام الدین شامزئی' مولانا امداد اللہ' مولانا عطاء الرحمن' مولانا حماد اللہ شاہ آخر انتظامیہ سے رجوع کرتے ہیں۔ ایف آئی آر کٹائی جاتی ہے' کمشنر اور ہوم سیکریٹری کو حالات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

کیا یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے جلسہ میں دیوبند کے خلاف مغلظات کا کیا جواز ہے؟ کیا یہ جلوس میلادالنبی کا ہے یا بلیک میلنگ اور اشتعال کا؟ ہم شاہ احمد نورانی' مولانا عبدالستار خان نیازی' شاہ تراب الحق' حنیف طیب وغیرہ سے مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ میلادالنبی کے جلوسوں کو اس قسم کی خرافات سے پاک کریں' بنوری ٹاؤن کے خلاف سازشوں کا دروازہ بند کریں بصورت دیگر اس کا فائدہ کسی کو نہیں ہوگا اور دشمن فائدہ اٹھائے گا۔ بنوری ٹاؤن حضرت اقدس مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس عزم کے ساتھ قائم کیا تھا کہ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدرسہ ہے۔ اس کو اہل بدعت یا اہل باطل مٹا نہیں سکتے' انشاء اللہ بنوری ٹاؤن تا قیامت جاری رہے گا' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی آڑ میں دین دشمنی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس سلسلے میں تمام مکاتب فکر کے علما کرام کو جمع کرے گی تاکہ اس قسم کے واقعات کے سدباب کے لئے کچھ سوچا جا سکے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مرزا قادیانی کے متضاد بیانات

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب سے ایک صاحب نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تضاد بیانیاں اس کے عقائد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول سے متعلق سوالات کیے جن کو مع جواب کے قارئین کے افادہ کے لئے شائع کیا جارہا ہے.........(ادارہ)

س: مرزا غلام احمد قادیانی نے مختلف تحریرات میں مختلف عقائد کا اظہار کیا ہے' اس کی بعض تحریریں ایسی ہیں جن میں مدعی نبوت کو کافر ٹھہرایا گیا اور بعض میں خود دعویٰ نبوت کیا گیا ہے میں چند حوالے نقل کر رہا ہوں:

☆......اور بعض جگہ ملتا ہے کہ مرزا صاحب تو خود کہتے ہیں کہ آخری نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ امی وابی ونفسی ومالی) ہیں۔ جیسا کہ مجھ کو چند حوالے دیئے ہیں' گو میں نے آج تک مرزا یا اس کے کسی خلیفہ کی کتاب نہیں دیکھی۔

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

"اللہ کو شایان شان نہیں کہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی بھیجے اور نہ یہ شایان شان ہے سلسلہ نبوت کو از سر نو شروع کر دے حالانکہ وہ قطع کر چکا ہو۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۷۷)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

"مجھے کب جائز ہے کہ نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں۔" (حمامۃ البشریٰ ص ۹۶)

حالانکہ پھر اس کی اور عبارتیں ملی ہیں جس میں نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے جو کہ اس کے عبارت لکھی ہوئی کے منافی ہیں اور خود کہتے ہیں کہ میرے کو نبی نہ ماننے والا کافر ہے۔

لکھتے ہیں:

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص ۱۷۰)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

"ہر ایک شخص کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)

حالانکہ ہم مسلمانوں کا پکا عقیدہ ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اس بات پر اتفاق بھی تھا کہ اللہ رب ذوالجلال نے اپنا آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بنا کر بھیجا اور مکہ میں بھیجا سارے عالم کے لئے قیامت تک کے انسانوں کے لئے ہادی اور نبی بنا کر۔

پھر اس کا کہنا کیا معنی رکھتا ہے؟

☆......دوسرا ان کا کہنا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو گیا ہے ایک سو بیس سال کی عمر میں حالانکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ اسی سال کی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور قیامت سے پہلے تشریف لائیں گے۔

مرزا بشیر الدین احمد نے اپنی کتاب "دعوۃ الامیر" کے ص ۱۶ پر نقل کیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے اس مرض میں جس میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انتقال فرمایا ہے فرمایا کہ:

"جبرائیل علیہ السلام ہر سال ایک دفعہ مجھے قرآن سناتے تھے مگر اس دفعہ دو دفعہ سنایا ہے اور انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ کوئی نبی نہیں گزرا کہ جس کی عمر پہلے نبی سے آدھی نہ ہوئی ہو اور یہ بھی مجھے خبر دی کہ عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) ایک سو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے پس میں سمجھتا ہوں کہ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہو گی۔"

مرزا قادیانی کے مذکورہ عقائد اور تحریرات کی روشنی میں آنجناب صحیح تحقیق سے مطلع فرمائیں؟

نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول کی بابت آنجناب اسلامی عقائد کی وضاحت فرمائیں اور اگر اس سلسلے میں کسی کتاب کے بارے میں مناسب سمجھیں تو رہنمائی فرمائیں؟

ج: مکرم و محترم السلام علیکم!

آپ نے مرزا غلام احمد کی چند عبارتیں نقل کی ہیں' مرزا قادیانی پہلے مسلمان تھا' پھر اس نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا' پھر محدث ہونے کا دعویٰ کیا' آخر میں مسیح موعود بن بیٹھا اور ۱۹۰۱ء میں اس نے کامل نبوت کا دعویٰ کیا اس لئے جس زمانہ میں اس نے کھل کر نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا اس وقت وہ مدعیٔ نبوت کو کافر' ملعون قرار دیتا تھا' چنانچہ:

(۱) مجموعہ اشتہارات ص ۲۳۰ جلد اول میں لکھتا ہے:

"سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعیٔ نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔"

(۲) مجموعہ اشتہارات ص ۲۹۷ ج ۲ میں لکھتا ہے
"ان پر واضح رہے کہ ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔"

(۳) آسمانی فیصلہ ص ۳ میں لکھتا ہے:
"میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

اس قسم کی عبارتیں مرزا کی بہت ہیں لیکن جب شیطان لگام دے کر اس پر سوار ہوگیا تو خود نبوت کا دعویٰ کردیا اور اپنی تحریروں کے مطابق خود کافر اور ملعون ٹھہرا اس لئے مرزا غلام احمد کی کسی بات کا بھی اعتبار نہیں' اللہ تعالیٰ نے اس کو ہربات میں جھوٹا کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام:
انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو چالیس سال پورے ہونے پر نبوت ملتی ہے۔ حضرت

مرزا قادیانی پہلے مسلمان تھا' پھر اس نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا پھر محدث ہونے کا دعویٰ کیا اور آخر مسیح موعود بن بیٹھا' پھر اس نے کامل نبوت کا دعویٰ کیا

عیسیٰ علیہ السلام کو بھی اس دستور کے مطابق چالیس سال کا ہونے پر نبوت ملی اور وہ چالیس سال اپنی قوم میں رہے' پھر ان کو آسمان پر اٹھالیا گیا اور وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے تو اس دنیا میں چالیس سال مزید رہیں گے۔ گویا ان کی زمین والی زندگی ۱۲۰ سال ہے' اور آسمان پر جتنا وقت ان کا گزرے گا وہ اس حساب میں شامل نہیں۔ ۱۹۹۸ء سال ان کو پیدا ہونے کو ہوئے گویا سن ۲۰۰۹ء سال پر ان کی پیدائش کو ہمارے حساب سے دو ہزار سال گزر جائیں گے اور جہاں وہ اس وقت ہیں یعنی آسمان وہاں ابھی دو دن ہوئے ہیں کیونکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:
"یعنی تیرے رب کے نزدیک تمہاری گنتی کے حساب سے ایک ہزار سال کا ایک دن ہوتا ہے۔"

میری کتاب "تحفہ قادیانیت" جلد اول' جلد دوم اور جلد سوم ان تینوں کا مطالعہ کیجئے' قادیانیوں کے تمام شبہات کا جواب اس میں آجائے گا۔ ●●

HB® HB® TRUSTABLE MARK HB®

Hameed Bros Jewellers
3,Mohan Tarrace Shahrah-e-Iraq, Saddar Karachi-3
فون 515551-5675454
فیکس: 5671503
حمید برادرز جیولرز
HB® HB®
3 موہن ٹیرس 'نزد جلال دین' شاہراہ عراق 'صدر کراچی

چناب نگر کی ڈائری

قادیانی خباثتیں اور حکومتی مجرمانہ خاموشی

میاں محمد اجمل قادری کی طرف سے چناب نگر میں یوم تکبیر

یکم صفر مطابق ۱۷/ مئی کو عالمی مجلس کی شوریٰ کا اجلاس تھا اور شب کو دفتر مرکزیہ ملتان میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس تھی اس کے اگلے روز ہفتہ بھر کے لئے فقیر کو چناب نگر مدرسہ تعلیم القرآن کی مرمت اور رنگ و روغن کے کام کی نگرانی کے لئے "چناب نگر" جانا ہوا کافی عرصہ کی غیر حاضری کے بعد وہاں پر حاضری تھی۔ مختلف طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے "کرم فرما" ملنے کے لئے تشریف لاتے رہے' وہاں پر جاکر قادیانی قیادت کے بعض "رنگین و سنگین" حالات کا علم ہوا جو پیش خدمت ہے۔

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات.................. (مدیر)

ڈی سی جھنگ توجہ فرمائیں:

چناب نگر میں قادیانی جماعت نے ایک شکارگاہ قائم کر رکھی ہے' نئے نئے لوگوں کو شکار کر کے وہاں لایا جاتا ہے' مفلوک الحال' غریب' ناواقف مسلمانوں کو قادیانی شکار کر کے مختلف حصوں سے وہاں لاتے ہیں' ان کے آنے جانے کا خرچہ اور مزید انعام "شکاری قادیانی" کو علیحدہ ملتا ہے' یہاں پہنچ کر قادیانی جماعت کے دجل و فریب کے سراپا تصویر مبلغین و مربی ان نئے گرفتار ہونے والے مسلمانوں کو قادیانی بناتے ہیں۔ اس ارتدادی مہم میں جہاں مسلمانوں کو رکھ کر قادیانی بنایا جاتا ہے' اس جگہ کا نام دارالضیافت یا لنگر خانہ مسیح موعود (مرزا قادیانی دجال) ہے۔ یہ لنگر خانہ و دارالضیافت ہمیشہ قادیانی فراڈ کا بہت بڑا حصہ رہا ہے' ایمان و اخلاق کی بربادی کے علاوہ یہاں پر ہمیشہ مالی فراڈ بھی ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون نے جب قادیان میں یہ لنگر خانہ قائم کر کے چندہ کے حصول کے لئے اسے "کاسہ گدائی" کے طور پر استعمال کیا تھا۔ اس وقت بھی قادیانی جماعت کے سرکردہ بعض افراد جو مرزا غلام احمد قادیانی کے مریدان باصفا نے مرزا غلام احمد ملعون سے اس کا حساب طلب کیا تھا' مرزا قادیانی نے

مولانا اللہ وسایا

جواب میں کہہ دیا: "میں تمہارا نوکر تھوڑا ہوں کہ تمہیں حساب دوں" ان لوگوں نے درخواست کی کہ آئندہ کے لئے اس کی آمد و صرف کا حساب ہمارے سپرد کر دیا جائے' اس پر مرزا قادیانی نے کہا کہ: "اللہ تعالیٰ نے مجھے الہام کے ذریعہ بتایا ہے کہ اگر لنگر خانہ کا کسی اور کو حساب دیا گیا تو لنگر خانہ بند ہو جائے گا۔" اس پر بدھو احمق مرید خاموش ہو گئے۔ الہام کے مقابلہ میں تو قادیانیت سے خارج کر دیئے جاتے' اس صورت میں لنگر خانہ کا حساب ملنے کی بجائے لنگر خانہ کے ٹکڑوں سے بھی محروم ہو جاتے' کیا کوئی قادیانی کرم فرما کر مرزا قادیانی کے اس فراڈ و مالی اعتراضات پر مشتمل متذکرہ تفصیلات کے لئے حوالہ کا طلبگار ہے؟ اگر ہے تو وہ فقیر سے رابطہ کرے۔

اصل قادیانی کتاب کا حوالہ پیش کرنے کی ذمہ داری کے ساتھ جو مجھے آج کی فرصت میں ضلع جھنگ کے اپنے محترم عالی جناب ڈی سی صاحب سے عرض کرنا ہے' وہ یہ ہے کہ آج کل دارالضیافت چناب نگر کا انچارج اور ناظم معروف قادیانی ملک منور احمد جاوید ہے۔ ہر سال یہ دارالضیافت اور سالانہ جلسہ کے نام پر ہزاروں ٹن گندم کا پرمٹ حاصل کر کے گندم خرید کرتے ہیں' حالانکہ جماعت کا فراڈ ملاحظہ کہ دارالضیافت میں مسلمانوں کو لاکر مرتد بنایا جاتا ہے اور سالانہ جلسہ ۱۹۸۴ء سے بند ہے۔ کبھی اس کی حکومت نے اجازت نہیں دی' جس جلسہ پر حکومت نے پندرہ سال سے پابندی عائد کر رکھی ہے اور جس مہمان خانہ میں ارتداد پھیلایا جاتا ہے' اس کے نام پر حکومت سے منظوری لے کر جناب ڈی سی جھنگ سے پرمٹ حاصل کر کے گندم خرید لی جاتی اور اسے اسٹاک کر کے گندم کی بوائی کے موقعہ پر جب گندم کے بازار میں نسبتاً ریٹ بڑھ جاتے ہیں ہزاروں ٹن گندم غلہ منڈی سرگودھا کے یعقوب آڑھتی کے ذریعہ مہنگی فروخت کر دی جاتی ہے۔ اس ذخیرہ اندوزی

اور ناجائز کمائی میں کون کون شریک ہیں؟ اس کی انکوائری انہیں قرار واقعی سزا دینا اور فراڈ کو روکنا اور قادیانی اس دھوکہ وجعل سازی کے لئے پرمٹ خریداری گندم کا پرمٹ منسوخ کرنا' یہ جناب ڈی سی جھنگ کی ذمہ داری ہے۔ کیا وہ اس پر توجہ فرمائیں گے؟

جعلی سندیں، جعلی پاسپورٹ، جعلی ویزے:

قاسم سنیارہ کا ایک لڑکا جس کا نام منور احمد ہے' آج کل روزنامہ صحافت چناب نگر کی اس نے نمائندگی لے رکھی ہے' جعلی سندیں' جعلی شناختی کارڈ' جعلی ویزے بنانا اس کا مشغلہ ہے۔ طاہر عارف ڈی آئی جی ایف آئی اے سرگودھا نے طارق نامی ایک قادیانی کو ایف آئی اے میں بھرتی کیا تھا' یہ طارق چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا کا رہائشی ہے' منور احمد شاہد قادیانی کی تمام تر جعل سازی میں یہ برابر کا شریک ہے۔ کیا حکومتی ادارے اس پر توجہ فرمائیں گے؟

روزنامہ "صحافت" کے چیف ایڈیٹر جناب خوشنود علی خان سے بھی استدعا ہے کہ بجائے منور احمد شاہد کے کسی اور کو نمائندگی دیں' چناب نگر میں اور بھی نمائندے مل جائیں گے۔ منور احمد شاہد صحافت کی آڑ میں جعل سازی کر رہا ہے' اس سے اپنے اخبار کے وقار کو بچانا ضروری ہے۔

پی سی او:

مبشر احمد نے ربوہ میں پی سی او بنا رکھا ہے' پی سی او بیمن کے بیک سائیڈ میں اس نے کیا کیا کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں' یہ بات چناب نگر کے باسیوں اور خود پولیس کے لئے اگر وہ شریک کار نہیں تو ایک سوال ہے؟ کس کس کے کس کس کے ساتھ کیا کیا معاملات طے پاتے ہیں؟ بہت کچھ یہاں کی نگرانی سے مل سکتا ہے۔

جناب میاں محمد اجمل قادری کی چناب نگر تشریف آوری:

۲۸/ مئی کو ملک بھر میں یوم تکبیر منایا جارہا تھا' اس نسبت سے حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری سجادہ نشین خانقاہ قادریہ راشدیہ شیرانوالہ باغ لاہور امیر عالمی انجمن خدام الدین نے اعلان فرمایا کہ وہ ۲۸/ مئی جمعہ کو محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر پر اجتماعی جمعہ ادا فرمائیں گے۔ مسجد محمدیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چناب نگر میں رشد وہدایت کا مرکز ہے' میاں صاحب مدظلہ انتظامات کی تفصیلات طے کرنے کے لئے دفتر مرکزیہ ملتان میں تشریف لائے۔ عالمی مجلس کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری سے آپ کی ملاقات ہوئی' محترم میاں صاحب مدظلہ نے ملک بھر میں بالخصوص گوجرانوالہ' لاہور' سرگودھا' فیصل آباد ڈویژن میں اشتہاروں کی تنصیب کا کارکنوں کو حکم دیا۔ میٹنگوں' فون' خطوط کے ذریعہ شیخ التفسیر ولی کامل حضرت مولانا احمد علی لاہوری' ولی کامل امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انور رحمہم اللہ کے حلقہ کے خلفا مریدین و متوسلین نے اس کے لئے بھرپور تیاری شروع کردی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر کو رنگ و روغن کرانے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام شروع کردیا۔ مولانا فقیر محمد صاحب مدظلہ کوشش کر رہے تھے کہ ریلوے اسٹیشن ربوہ کے نام کی تبدیلی پر عمل درآمد ہو جائے' اس پر چناب نگر لکھا جائے۔ اللہ رب العزت نے کرم کیا کہ ۲۶/ مئی کو آرڈر مل گئے۔ ۲۷/ مئی کی صبح ریلوے اسٹیشن ربوہ پر سے ربوہ کا نام مٹاکر چناب نگر لکھ دیا گیا' جب ربوہ کا نام مٹایا جارہا تھا' اس پر سفیدی پھیری جارہی تھی اس وقت قادیانیوں کے چہروں پر کالک کا کوٹ ہورہا تھا' قادیانی نوجوانوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ ربوہ کے نام کو مٹتا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے' مولانا فقیر محمد صاحب فیصل آباد سے ۲۷/ مئی کو ظہر کے وقت تشریف لائے' اسٹیشن پر دعا کرائی اور ربوہ کی جائے چناب نگر کے نام کے بورڈوں کا افتتاح ہوگیا۔ میاں محمد اجمل قادری کی تشریف آوری سے ایک روز قبل کے اس واقعہ کو نیک شگون قرار دیا گیا۔

۲۸/ مئی کی صبح محمدیہ مسجد ریلوے اسٹیشن کے صحن کو سائبانوں سے ڈھانپ دیا گیا۔ ٹھنڈے پانی کے لئے ٹنکیاں رکھ دی گئیں' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا سے اپنے رفقا سمیت تشریف لائے' چنیوٹ' چناب نگر کی انتظامیہ و پولیس انتظامات کے لئے کمربند ہوگئی' ساڑھے بارہ بجے مولانا عبداللطیف مجاہد ختم نبوت شاہ

کوٹ سے بسوں اور ویگنوں کا بہت بڑا قافلہ لے کر اسٹیشن چناب نگر پہنچے۔ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ خطیب و انچارج و مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر مولانا محبوب الرحمٰن خطیب محمدیہ مسجد نے اسٹیج کے انتظامات کو سنبھالا' تلاوت و نظم کے بعد مولانا عبداللطیف شاہ کوئی' مولانا سید احمد شاہ کوئی' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کے ایمان پرور بیانات ہوئے۔

پونے ایک بجے کے قریب محترم مہمان گرامی ذی وقار اور اس پروگرام کے میزبان حضرت میاں محمد اجمل قادری مسلم کالونی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز تشریف لائے' مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت چناب نگر کے اساتذہ و طلباٗ حضرت حافظ محمد یوسف عثمانی گوجرانوالہ کی قیادت میں کارکنان علاقہ سرگودھا' گوجرانوالہ' چنیوٹ' ڈاور' فیصل آباد کی بہت بڑی تعداد نے نعروں کی گونج میں حضرت میاں اجمل قادری کا استقبال کیا۔ اس وقت نعروں کی ارتعاش اور گونج سے چناب نگر مسلم کالونی کے در و دیوار جھوم اٹھے' محترم میاں صاحب نے لائبریری میں تھوڑی دیر قیام کیا' اتنی دیر میں لاہور' شیخوپورہ' فیصل آباد کے قافلے بسوں اور کاروں پر مشتمل پہنچ گئے۔ میاں صاحب نے حاضرین سے مختصر ایمان پرور خطاب فرمایا' اخباری نمائندوں سے خطاب کیا' وضو اور دیگر تیاری سے کارکن فارغ ہوئے تو مسلم کالونی سے درجنوں بسوں' ویگنوں اور کاروں پر مشتمل قافلہ روانہ ہوا' کالونی' کالج اور ریلوے روڈ سے ہوتا ہوا قافلہ جب اسٹیشن پر پہنچا تو سامعین نے ایمان پرور نعروں سے محترم میاں صاحب کا استقبال کیا' نعرہ تکبیر' تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد حضرت لاہوری جانشین حضرت لاہوری کے فلک شگاف نعروں سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی' اس وقت اجتماع کی ایمانی و وجدانی کیفیت قابل دید تھی' اس نورانی اجتماع کی کیفیت کا الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ میاں صاحب نعروں کی گونج میں منبر پر تشریف لائے' فقیر نے عالمی مجلس کی طرف سے استقبالیہ و خیر مقدمی بیان کیا' بعد میں محترم

چناب نگر کی تاریخ میں اتنا بڑا جلوس کبھی نہیں دیکھا گیا

میاں صاحب نے ایمان پرور اور ایمان افروز بیان کیا۔ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث مولانا عبدالحلیم صاحب نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ امامت کے فرائض میاں صاحب نے انجام دیئے۔ محمدیہ مسجد کی تاریخ میں اتنا بڑا اجتماع "العظمت للہ ولرسولہ" حد نگاہ تک عوام ہی عوام تھے۔ مسجد کا ہال' برآمدہ' صحن بھر کر اسٹیشن پر بھی صفیں بنانی پڑیں' اس موقعہ پر اجتماع کو دیکھ کر نعرہ لگایا کہ مرشد لاہوری کل بھی زندہ تھا اور آج بھی زندہ ہے۔ نماز کے بعد دعا سے قبل میاں صاحب نے قرار دادیں منظور کرائیں۔ نماز سے فراغت کے بعد میاں صاحب نے سلسلہ قادریہ کے مطابق مجلس ذکر کرائی' اس ایمان پرور مجلس ذکر پر فرشتے بھی رشک کرتے ہوں گے۔

دعا کے بعد میاں صاحب کی قیادت میں اسٹیشن سے کالونی کے لئے جلوس روانہ ہوا' میاں صاحب کی قیادت میں ایکڑوں پر پھیلے ہوئے عظیم الشان جلوس کی شان آن و بان دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ چناب نگر کی تاریخ میں اتنا بڑا جلوس کبھی نہیں دیکھا گیا' اقصیٰ چوک پر مولانا اللہ یار ارشد' مولانا عبدالرشید انصاری' مولانا محمد صابر سرہندی اور مولانا محمد الیاس چنیوٹی کے بیانات ہوئے۔ میاں صاحب نے ایمان افروز دعا بھی کرائی' جلوس پھر منزل مقصود کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں دوستوں نے جس طرح اپنے ایمانی جذبہ سے نعروں کی گونج میں سفر کو جاری رکھا' اس پر جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ کالونی میں محترم میاں صاحب نے انجمن خدام الدین کی جانب سے مہمانوں کے خورد و نوش کا اہتمام کیا تھا' عصر کی نماز پڑھ کر قافلے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے' سب سے آخر میں میاں صاحب مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد تشریف لے گئے' میاں محمد اجمل قادری مدظلہ کے چناب نگر میں یوم تکبیر منانے کے چرچے سالوں زندہ رہیں گے' میاں صاحب مختصر وقت کے لئے تشریف لائے' مگر انجمن خدام الدین کے اکابر کی روایات کے عین مطابق تاریخ میں نئے باب کا اضافہ کر گئے' اللہ تعالیٰ ان کی اس مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں۔ ●●

دینی مدارس کا تحفظ اور علمائے کرام کی ذمہ داریاں

مولانا فضل الرحمٰن

علمأ کرام' طلبأ عزیز' بزرگان ملت' میرے دوستو' بھائیوں! دو روز سے آپ علمأ کرام کے ارشادات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد میں خود کو اس قابل سمجھتا ہی نہیں کہ ان کے ارشادات پر کچھ اضافہ کر سکوں۔

جامعہ خیر المدارس دارالعلوم دیوبند کے شجرہ مطہرہ کی ایک شاخ ہے۔ ایک غنچہ ہے اور یہ دارالعلوم دیوبند کا مقام ہے کہ اس نے برصغیر میں ہندوستان بھر کے اندر اور باہر امت کو دین کا علم دینے کا ذمہ اپنے سر لیا اور آج بھی دارالعلوم کے اگائے ہوئے یہ پودے' یہ سرچشمے پوری امت کو دینی علم سے سیراب کر رہے ہیں۔ ہندوستان بھر میں انگریز نے جو نظام تعلیم دیا اور پورا ملکی نظام ان لوگوں کے حوالے کیا جو ان کے نظام تعلیم سے آراستہ تھے۔

ظاہر ہے کہ جس نظام تعلیم کو حاصل کر کے سرکاری مشینری میں جگہ ملے سرکاری ملازمین اسی تعلیم سے وابستہ ہوں' روزگار اسی تعلیم سے وابستہ ہو' لوگوں پر حکومت کرنے کا تصور اسی تعلیم کو حاصل کرنے کے ساتھ ہو ایسے ماحول میں علمأ کرام نے اس پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کے بالکل مد مقابل متوازی انداز میں قرآن و حدیث کے علوم کو امت میں پھیلانے کا انتظام کیا اور آج بھی وہ سلسلہ بدستور جاری ہے اگر یہ سلسلہ اللہ کو قبول نہ ہوتا اور اس سلسلہ کو اللہ کی تائید حاصل نہ ہوتی تو آج تک یہ سلسلہ بند ہو چکا ہوتا کیونکہ جس تعلیم کے ساتھ سرکاری ملازمتیں وابستہ نہیں جس تعلیم کے ساتھ حکومتی مشیری نہیں' تو پھر ایسی تعلیم سے لوگ کیوں وابستگی رکھیں گے؟ یہ وہ شعور ہے جو دارالعلوم دیوبند نے انسانیت کو عطا کیا اور آج بھی وہ شعور بحمدللہ عروج پر ہے۔

جو نظام تعلیم فرنگی کے نظام تعلیم کے مقابلے میں متوازی کردار ادا کرتا رہا یہ فطری امر ہے کہ اس نظام تعلیم سے وابستگی کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اسے فرنگی نظام سے نفرت ہو گی' کیونکہ اس ماحول میں انگریز' مغرب اور اس کے نظام سے نفرت ایک فطری امر ہے اور جس نے قرآن و حدیث کے ان علوم سے وابستگی اختیار کی' ان مدارس میں پڑھا لیکن اس کے باوجود اس کے دلوں میں فرنگی اور اس کے نظام سے نفرت نہ پڑی میں سمجھتا ہوں کہ وہ ان مدارس اور ان مدارس کے علوم کی روح سے ہی واقف نہیں کہ ان مدارس کا کیا مقام ہے اور ان مدارس کی کیا عظمت ہے' جدوجہد آزادی کے لئے ان مدارس نے چھاؤنی کا کردار ادا کیا ہے اور یہیں سے آزادی کے سپوت مورچہ زن ہو گئے یہاں سے مقابلہ کیا یہ احساس و شعور اور جذبہ حریت یہیں سے بیدار ہوا اور آج اگر ہم دیکھیں تو دارالعلوم کے انہی اکابرین نے ہمیں دو پلیٹ فارم عطا کئے' ایک علمی پلیٹ فارم اور ایک سیاسی پلیٹ فارم...... ہمیں اگر اس علم سے وابستگی ہے ہمیں اگر اس فقہ سے کوئی وابستگی ہے تو یہ انہی اکابر کی مرہون منت ہے اور اگر ہماری اس وقت سیاست ہے جمعیت علمأ کی جو سیاست ہے کہ ایک اللہ کی حاکمیت کا تصور' انسانی حاکمیت کے مقابلے میں عدل کے نظام کا تصور اور مغرب اور امریکہ کے خلاف ہماری صفوں میں اگر نفرت ہے تو انہی اکابر' کی تعلیمات کی بنیاد پر' آج اگر یہ دونوں پلیٹ فارم ہمارے پاس موجود ہیں تو یہ دونوں پلیٹ فارم ہمیں دارالعلوم دیوبند نے عطا کئے ہیں۔

قاسم العلوم و الخیرات حجت الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور پھر ان کو اللہ رب العزت نے جو شاگرد عطا کئے کتنے عظیم لوگ تھے کس کس کا نام لیا جائے' ایک ایک جبل عظمت ہے' حضرت گنگوہیؒ' حضرت شیخ الہندؒ اور پھر انہوں نے جو شاگرد پیدا کئے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ سنن ابو داؤد کی شرح بذل المجہود جو حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے لکھی اس کی کوئی مثال ہی نہیں میرے والد محترم حضرت مفتی محمودؒ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جب سے ابو داؤد نے سنن لکھی ہے اس کے بعد سے لے کر بذل المجہود تک اس درجہ کی شرح ہوئی ہی نہیں ہے اور جب سے امام مسلمؒ نے صحیح مسلم لکھی ہے اس کے بعد سے لے کر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی فتح الملہم تک اس درجہ کی شرح لکھی ہی نہیں گئی۔ اس کی مثال ہی نہیں ہے' پوری تاریخ میں اور پھر ان تمام کا نام لے لے کر فرمایا کرتے تھے کہ اولئک ابائی فجئنی بمثلهم کہ ان جیسے اکابر کو پیدا کر کے تو دکھاؤ ان جیسا آباؤ اجداد پیدا کر کے تو دکھاؤ ہم اپنے ان آباؤ اجداد پر فخر کرتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ سے محبت اور عشق کا دعویٰ یہی لوگ کر سکتے ہیں جنہوں نے حضور علیہ السلام کی حدیث انسانیت تک پہنچائی۔ اس کے مقابلے میں ادارۂ میکالے کے

تعلیم یافتہ ہمارے حکمران ہیں جو پچاس سال سے ہم پر انگریز کا نظام مسلط کئے ہوئے ہیں' یہ ایک خاص دور کی بات نہیں بلکہ وہ تو ہماری ایک مروجہ سیاست ہے کہ جو ان دونوں کرسی اقتدار پر بیٹھتا ہے تو ہماری تنقید صرف اسی طرف متوجہ ہو جاتی ہے' حالانکہ اس میں حزب اختلاف بھی شامل ہے اور حزب اقتدار بھی اور یہ پچاس سال کی کہانی ہے وہ اپنے آباؤ اجداد سے وفاداری کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور ہم اپنے آباؤ اجداد سے وفاداری کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ وفا کا مقابلہ ہے وہ کیا کیا حربے استعمال کر رہے ہیں' ہمیں اپنے مشن سے ہٹانے کے لئے مدارس کی اہمیت کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور میں تو جمعیت علماء اسلام کے ایک خادم کی حیثیت سے پارلیمنٹ اور اس سیاسی نظام کی وساطت سے بہت قریب سے ان لوگوں کے حالات کا مشاہدہ کرتا ہوں' میں جانتا ہوں کہ وہ کس طرح اس سرزمین پر اس علمی محنت کو سبوتاژ کرنے کا سوچتے ہیں؟ میں جانتا ہوں کہ امریکہ کی انتظامیہ ہماری سرزمین کے حوالے سے کس زاویئے سے سوچتی ہے؟ میں جانتا ہوں کہ امریکہ کا (State Department) دینی مدارس کے متعلق کیا سوچ رہا ہے؟ اور میں نے بارہا وفاق المدارس کو یہ باتیں بتائی ہیں کہ بھائی ڈوری وہاں سے ہل رہی ہے یہ بے چارے تو ان کے نوکر ہیں۔ حکم کی تعمیل کر رہے ہیں اور یہاں یہ آج ہمارا سیاسی پلیٹ فارم ہو یا علمی پلیٹ فارم ہو مغربی سازشوں کی زد میں ہے اور کچھ ہماری کمزوریوں کا بھی فائدہ اٹھاتے ہیں' اگر ہمارے گھر میں تھوڑا سا جھگڑا بھی ہو جائے تو وہ ان جھگڑوں کو استعمال کرتے ہیں' ان کا خیال یہ ہے کہ یہ جو دیوبندی لوگ ہیں ان کا آپس میں جو اختلاف ہے تو جمعیت علماء اسلام کے خلاف ان لوگوں میں ہی جا کر نفرت پھیلاؤ اور بعد پیدا کرو۔

ہمارے جن اکابر نے اور جن اسلاف نے جمعیت علماء اسلام کی بنیاد جس عقیدے پر رکھی میں دعوے سے کہتا ہوں کہ وہ اکابر اس پائے کے علماء تھے' اس درجے کے اکابر تھے کہ میں اس عقیدے کے بارے میں ان کو حجت سمجھتا ہوں جناب رسول اللہ ﷺ تک انہیں واسطہ سمجھتا ہوں' ایسے اکابرین نے میری جماعت کے اعتقادات و نظریات کی بنیاد رکھی اسلام ایک عقیدہ ہے' عقیدے اور نظام کے اعتبار سے اسلام کا نظام مکمل ہے' اس میں کمزوری نہیں' ہاں مسلمانوں میں کمزوریاں ہیں تو کیا مسلمانوں کی کمزوریوں کا معنی یہ لے لیں کہ اسلام کی افادیت اب ختم ہو گئی ہے؟ (نعوذ باللہ) حالانکہ اسلام اللہ کی طرف سے دیا ہوا نظام زندگی ہے' معلوم ہوا کہ ہم میں تو کمزوری آسکتی ہے لیکن ہماری کمزوریوں کی بنیاد پر اسلام کو نہیں جھٹلایا جا سکتا۔ اس لئے اس خطے کے مخصوص حالات کے پیش نظر جمعیت علماء اسلام عقیدے کی بنیاد پر ایک ایسی جماعت ہے' جس عقیدے کو ہم حجت سمجھتے ہیں اپنا ایمان سمجھتے ہیں۔ اس میں کمزوری نہیں آئی ہاں ہم میں کمزوریاں آسکتی ہیں' ہزار کمزوریاں آسکتی ہیں' ہماری کمزوریوں کی وجہ سے اس جماعت کے عقیدے اور نظریئے کو نہیں جھٹلایا جا سکتا' لیکن مصیبت یہ ہے کہ ہم نے اس کو مروجہ سیاست سمجھ لیا ہے کہ بھائی! یہ تو سیاسی لوگ ہیں اب سیاسی لوگ کا لفظ کہہ کر ہمارے ملک کے سیاستدانوں اور علماء کرام کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا جاتا ہے' ایک ہی لاٹھی سے سب کو ہانکا جاتا ہے' حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ملک پر جو لوگ حکومت کرتے ہیں اور جن لوگوں کو ہمارے ملک میں سیاستدان کہا جاتا ہے جن کا ٹائٹل یہ ہے کہ یہ سیاسی راہبر ہیں' اگر ان راہبران سے میں یہ پوچھ لوں کہ سیاست کس زبان کا لفظ ہے؟ وہ یہ کہیں گے کہ یہ اردو زبان کا لفظ ہے ان کو تو یہ بھی نہیں معلوم' پھر اگر شرعی اور اصطلاحی معنی بھی ان سے پوچھ لیں تو اب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ سیاستدان سیاست کے معنی کی تشریح کر سکیں' اب یہ تو ہوئے ہمارے ملک کے سیاستدان راہبران سیاست یہ کہلائیں' منصب سیاست پر یہ فائز ہوں اور ان کا کردار یہ ہو کہ جھوٹ ان کے نزدیک جائز ہو' دھوکہ ان کی زندگی کا حصہ ہو' دھاندلی ان کی زندگی کا حصہ ہو اور لوگوں کو دھوکہ' جھوٹ' فریب دے دے کر اور دھاندلی کے ذریعے کرسی اقتدار پر پہنچنے کا ایک عمل ہو تو عام آدمی تو سمجھے گا کہ سیاست دھوکہ فریب اور جھوٹ کا نام ہے اب آپ بتائیں!

جب ہم منصب سیاست راہبران سیاست کے حوالے کریں گے اور ان راہبران سیاست کا کردار یہ ہو کہ جھوٹ فریب اور دھوکہ سیاست کے ہم معنی بن جائیں اور عام آدمی کے دماغ میں سیاست کے معنی اس طرح بیٹھیں کہ یہ دھوکہ ہے یہ فریب ہے یہ جھوٹ ہے تو پھر عام لوگ تو کہیں گے کہ علماء کا سیاست سے کیا تعلق؟

جب ہم نے امامت اور سیاست کا مقام' منصب ان لوگوں کے حوالے کر دیا تو ان کے کردار کی وجہ سے جو اس منصب کی توہین ہو رہی ہے' ان کی وجہ سے جو قوم گمراہ ہو رہی ہے اور بے راہ روی کا شکار ہے' تو مجھے بتائیں ذرا علماء کرام کہ ہم اس کے ذمہ دار ہوں گے یا نہیں؟

اب ہم ان سیاستدانوں کو تو بے دین کہتے ہیں ان کو سیکولر کہتے ہیں جو سیاست تو کرتے

ہیں اور اسلام کو مملکت کا دین نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ اسلام ہمارا شخصی معاملہ ہے' مملکت کے ساتھ کیا تعلق اس کا؟ ریاست کے ساتھ کیا تعلق؟ اب سیاستدان ریاست کے ساتھ کیا تعلق اس کا؟ اب سیاستدان سیاست تو کرے لیکن سیاست کرتے ہوئے اس کی سوچ یہ ہو کہ اسلام میرا شخصی معاملہ ہے۔ مملکت کے ساتھ اس کا کیا تعلق؟ ریاست کے ساتھ اس کا کیا تعلق؟ شخصی اصلاح کے حوالے سے میں مکلف ہو سکتا ہوں لیکن مملکت اور ریاست کے حوالے سے اسلام کا کوئی کردار نہیں تو وہ بے دین کہلایا جاتا ہے اور اگر دیندار مذہبی آدمی جب یہ کہہ دے کہ صاحب! ہم تو دیندار لوگ ہیں' ہمارا اس سیاست سے کوئی تعلق نہیں' بس اللہ اللہ کرلو پانچ وقت نماز کافی ہے سال بھر میں تیس دن روزے رکھنا کافی ہے زندگی بھر میں ایک حج کافی ہے' مالدار ہو تو سال میں ایک دفعہ زکوٰۃ دینا کافی ہے بس فضائل پر عمل کرتے رہو اللہ اللہ خیر صلا۔ یہ جو مملکت کے نظام کے حوالے سے مولوی بات کرتے ہیں خواہ مخواہ وقت ضائع کرتے ہیں اگر دیندار کا ذہن یہ بن جائے کہ اسلام مملکت کا نظام نہیں ہے' مملکت کے نظام کے حوالے سے اس جدوجہد میں شامل ہونے کی ضرورت نہیں ہے تو میں پوچھتا ہوں علمائے کرام سے کہ آپ فتویٰ کے اعتبار سے ان دونوں میں فرق کیوں کرتے ہیں؟ اسلام کے حوالے سے تو دونوں سیکولر ہو گئے مملکت کے حوالے سے تو دونوں کی سوچ ایک ہے۔ اور شخصی زندگی میں ایک دیندار ہے اور ایک بے دین! تو دین اور بے دینی کا فرق کیا صرف شخصی زندگی تک رہ گیا ہے؟ اور مملکت کے حوالے سے اللہ کے دین کے قائم کرنے اور اس کے لئے جدوجہد کرنے کے متعلق یہ کہہ دینا کہ چھوڑو یار یہ تو سیاسی مولوی ہیں۔

تو میرے محترم دوستو! اس کام میں پہلے ذمہ دار ہوں' بعد میں کوئی اور ذمہ دار ہے' ذمہ داری ہم سب کو قبول کرنی چاہئے کہ ہم نے کیونکر امت کی راہنمائی اور امت کی قیادت و سیاست کا مقام و منصب ان سیاستدانوں کو دے دیا ہے جو سیاست کے لغوی معنی سے بھی ناواقف ہیں اور ہم نے اس میدان کو چھوڑ دیا ہے۔

میرے کچھ احساسات ہیں کہ ہمارے یہ علمی پلیٹ فارم جو پوری دنیا میں رشد و ہدایت کے سر چشمے ہیں' علمائے کرام ہیں' مدارس چلاتے ہیں علم کا ایک سلسلہ چل رہا ہے علماء بنتے ہیں علماء پھیل جاتے ہیں پوری دنیا میں مساجد میں' جماعتوں میں' سیاست میں' مختلف شعبوں میں چلے جاتے ہیں۔ لوگوں کو فکر دیتے ہیں جو دین سے ایک محبت وابستہ کر لیتے ہیں' ان کی محنت کے نتیجہ میں ہوتا تاجر ہے' کماتا دنیا ہے لیکن دینی جذبہ کی وجہ سے دین کی محبت تو رکھتا ہے اس سے اور کچھ نہیں ہو سکتا تو کہتا ہے کہ یہ مدرسہ میرے پیسوں سے چلے یہ مسجد میرے پیسوں سے تعمیر ہو' یہ جماعت کو میں چند روپے دے دوں گا تو اس سے کام بن جائے گا یہ بھی تو دیندار لوگ ہیں۔ دینی جذبہ رکھنے میں تبلیغ میں جاتے ہیں تو بھی دینی ذہن کے حوالے سے کام ایک محنت ہے اور دین کی طرف رغبت دلانے کی ایک کوشش ہے بے راہوں کو راہ پر لانے کی ایک کوشش ہے' درس کا نظام ہے' امامت کا نظام ہے' مساجد کا نظام ہے ہر طرف دینداری پھیلائی جاتی ہے۔

میں ایسے حضرات کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ہم آپ سے کبھی یہ نہیں کہتے کہ جس طرح ہم میدان میں نکلے ہیں' تم بھی دکان چھوڑ کر نکل آؤ تم بھی درسگاہ چھوڑ کر نکل آؤ پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ بند کرلو اور اگر ایک طالب علم دوران طالب علمی جلسے اور جلوس کا شوق رکھتا ہے پڑھائی میں کم اور پڑھائی کے علاوہ مشاغل میں زیادہ دلچسپی رکھتا ہے تو ہم سختی سے اس طالب علم کو روکتے ہیں لیکن اس کے باوجود ایک درخواست کرنے کا حق رکھتا ہوں میرے بھائی! تم اگر ہماری طرح میدان میں نہیں نکل سکتے اسٹیج پر نہیں آسکتے اور برملا اپنی رائے کا اظہار نہیں کر سکتے تو جو لوگ کر رہے ہیں تھوڑے سہی کچھ آپ کی نظر میں غلط بھی نظر آتے ہوں گے کوئی ان کی ادا آپ کو صحیح بھی نظر نہیں آتی ہو گی۔ لیکن اتنی مہربانی تو کرلو کہ ان کے لئے رب العزت کے حضور دعا کر لیا کرو کہ یااللہ! یہ تیرے بندے اس ظالمانہ نظام کے خلاف تیرے نظام کی بات کر رہے ہیں' یااللہ! ان کی مدد فرما کیا اتنی بھی توفیق آپ کو نہیں ہوتی؟

اور پھر اگر یہ دینی ذہن بھی اپنے حجرے میں اپنی مسجد میں اپنی دکان میں اور اپنے ماحول میں اسے جماعت (جمعیت علماء اسلام) کے خلاف کردار کشی شروع کردے تو پھر۔ لہٰذا ہم صرف آپ سے یہ چاہتے ہیں کہ از راہ کرم آپ اگر اور کچھ نہیں کر سکتے تو دعا تو دے دیا کریں

تعلیمی ماحول میں فرق نہ لایا کرو' مدرسہ کے نظام میں فرق مت لایا کرو' بھلا ہمارے جلسہ میں آئے ہوئے طلباء کی روٹیاں بند کردو (مسکراتے ہوئے) بھلا مدرسہ سے آپ ان کو نکال دیں' یہ آپ کے مدرسے کا انتظام ہے' ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اپنے ماحول میں ہمیں دعا تو دے دیا کریں بس اتنی سی درخواست ہے

تو میرے محترم دوستو! یہ علمی میدان اور ہمارا یہ سیاسی میدان جو اس علمی میدان سے نکلا ہے۔ اگر یہ دیوبند کے مدارس موجود ہیں' تو ان مدارس کا علمی نظام جاری ہے اسی علمی نظام سے ہمارا سیاسی نظام پھوٹا ہے' یہ جماعت (جمعیت علمأ اسلام) ان مدارس سے نکلی ہے ان اکابرین سے بنی ہے مدارس بنیاد ہیں سیاست کی' جب کہ یہ عمارت اس بنیاد کے اوپر کھڑی ہے۔

جیسے ایک مسئلہ بیان کرتے ہیں' بنی الاسلام علی خمس کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں کے اوپر ہے اب اس کا مطلب یہ ہوا کہ بنیاد اور چیز ہے اور عمارت اور چیز ہے۔ اگر ہم بنیاد کو عمارت کہہ دیں' تو پھر بنی الاسلام کا سامن ہونا چاہئے علی نہیں ہونا چاہئے تاکہ یعنی بنی الاسلام من خمس کہ اسلام صرف ان پانچ چیزوں سے بنا ہے تو کیا صرف یہی اسلام ہے؟ اس کے علاوہ کچھ نہیں لیکن ایسا نہیں ہے میرے بھائی! یہ پانچ چیزیں بنیاد ہیں یہ ستون ہیں اس کے اوپر اسلام کی عمارت کھڑی ہے' اگر یہ ستون نہیں تو عمارت کھڑی نہیں ہو سکتی' الاسلام والسلطان توأمان یہ دونوں جڑواں ہیں بنیاد نہ ہو تو عمارت کھڑی نہیں ہو سکتی۔ تو یہ مدارس نہ ہوں تو جمعیت کی سیاست کی عمارت کھڑی نہیں ہو سکتی اور مدارس ہوں اور جمعیت علمأ کی سیاست نہ ہو تو خالی کھمبے ہیں۔ ستون ہیں لیکن عمارت نہیں ہے اس کے اوپر لہٰذا اس دین کی جامعیت کا تقاضا ہے کہ پوری انسانیت پر اس نظام کو حاکم بناؤ اور حاکمیت اعلیٰ کا حق صرف اور صرف اللہ رب العالمین کا ہے یہ ہمارا بنیادی عقیدہ ہے' پاکستان کے قیام کے وقت جو قرارداد مقاصد آئی اور اس میں ہمارے اکابر نے حصہ لیا' یہی بنیاد رکھی کہ حاکمیت اعلیٰ اللہ رب العالمین کی ہے اور ہم اللہ کے دیئے ہوئے اختیارات کی حدود میں رہتے ہوئے اسے نافذ کرنے کے مکلف ہیں' اس کی ایک جدوجہد ہے ایک کوشش ہے جو آج جمعیت علمأ اسلام کر رہی ہے۔

آج کی صورتحال کو ہم نے بین الاقوامی حالات کے تناظر میں سمجھنا ہے آپ کہیں گے کہ جامعہ خیر المدارس کا جلسہ ہے اور فضل الرحمن نے ایسی تقریر شروع کر دی ہے (مسکراتے ہوئے)

میرے بھائی! سیاسی تقریر کا معنی یہ نہیں ہے کیونکہ یہ ساری باتیں میں اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے بطور مقدمہ عرض کر رہا تھا کہ آج ہمارے ان دونوں پلیٹ فارموں پر حملہ ہو رہا ہے' ہمارے علمی پلیٹ فارم پر بھی اور ہمارے سیاسی پلیٹ فارم پر بھی مغرب کو اس بات کا پورا علم ہے اور ہمارے ملک کا نظام چلانے والے ادارے بھی پوری طرح ادراک رکھتے ہیں کہ پاکستان کے معاشرے میں بلکہ پورے برصغیر کے معاشرے میں علمأ کرام کا ایک تقدس ہے عام آدمی کے دل و دماغ میں ایک احترام ہے ان کی یہ کوشش ہے کہ عام آدمی کے دل و دماغ سے علمأ کرام کا تقدس نکال دیں' لہٰذا عالم دین کا تقدس نکالنے کے لئے ہماری تنظیموں کے بارے میں ہمارے مدارس کے بارے میں پروپیگنڈہ کر کے ان کو کنٹرول کرنے کے پروگرام بنائے جا رہے ہیں اور پھر سیاسی اعتبار سے ان کو معلوم ہے کہ پاکستان کی تمام مذہبی جماعتیں جو ملکی سیاست میں کام کر رہی ہیں اور خاص کر دیوبند مکتب فکر کے اندر جمعیت علمأ اسلام ان سب سے بڑی قوت ہے اور ان کو یہ بھی احساس ہے کہ افغانستان میں طالبان کی جو حکومت قائم ہوئی ہے وہ عقیدے اور نظریات کے حوالے سے جمعیت علمأ اسلام کے ساتھ ملتی جلتی ہے اور ان کو یہ بھی پتہ ہے کہ اگر افغانستان میں طالبان کا انقلاب مستحکم ہوتا ہے اور اس کے اثرات جب پاکستان منتقل ہوں گے تو خطوط پر یہ سیاسی قوت (جمعیت علمأ اسلام) ان اثرات کو قبول کرے گی اور اگر اس سیاسی قوت اور اس کی قیادت نے اس انقلاب کے اثرات کو محفوظ کر لیا اور وہ اسے اپنے ہاتھ میں لے لیا تو یہ قوت (جمعیت علمأ اسلام) بہت جلد اس ملک میں مغربی نظام کے لئے خطرہ ثابت ہو سکتی ہے' لہٰذا ان کی کوشش ہے کہ جمعیت علمأ اسلام کی قیادت کی کردار کشی کی جائے اور اس کے لئے اخبارات کے ذریعے کیا کچھ نہیں کیا گیا؟ ہمارے خلاف ملکی اور بین الاقوامی میڈیا کو استعمال کیا گیا یہ سب حالات آپ سے مخفی نہیں ہیں اور جن لوگوں نے ہمارے بارے میں جھوٹ بولا اگر شرم و حیا کوئی آنی جانی چیز ہوتی تو ضرور ان کے گھر میں بھی آجاتی لیکن شرم و حیا کوئی ایسی چیز نہیں جو ان کے گھر آتی جاتی ہو کس کے لئے یہ لوگ استعمال ہوئے؟ اور کیوں استعمال ہوئے؟ آپ سب جانتے ہیں۔

ہمارے اکابرین کی محنت سے ۱۹۷۳ء کے آئین میں لکھا گیا کہ اسلام اس ملک کا مملکتی نظام ہوگا' جب ملک کا مملکتی نظام اسلام ٹھہری' تو مملکت مذہبی ٹھہرا' اب اس کے بعد اللہ کی حاکمیت کا انکار کرنا' اس کی حاکمیت اعلیٰ سے اعراض کرنا احکامات شرعیہ کو قومی اسمبلی سے باہر رکھنا اس کی منظوری سے اجتناب کرنا تو یہ عملاً ملک کو سیکولر بنانا ہے یا نہیں؟ ہم نے کوئی غلط بات نہیں کی' ہم نے ملکی آئین کی بات کی ہے اور آئین کے لب و لہجے میں بات کی ہے کہ پاکستان کے آئین پر عمل نہیں ہوتا تو پاکستان میں جمہوریت مغرب کے تابع ہوگی۔ الیکشن مغرب کے تابع ہوگا'

پارلیمنٹ مغرب کے تابع ہو گی تو پھر ہم ایسے انتخاب پارلیمنٹ اور جمہوریت کو مسترد کرتے ہیں' اس کا نوٹس ہم نہیں لیں گے تو اور کون لے گا؟

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاکستان میں مذہب کی نمائندہ قوت جمعیت علما اسلام سب سے بڑی قوت ہے اور ہمارا اسلام ڈاکٹروں اور پروفیسروں کا اسلام نہیں ہے' ہمارا اسلام علما کا اسلام ہے اور ظاہر ہے جب بات اسلام کی ہو گی تو اسلام کے حوالے سے امت کی راہنمائی کا حق علما کو ہو گا' جب میں کہتا ہوں علماٴ کرام! تو یہ بات اس لئے کہتا ہوں کہ اسلام کی بات ہر ایک کرتا ہے' لوگ کہتے ہیں کہ آپ بھی اسلام کی بات کرتے ہیں' وہ بھی اسلام کی بات کرتے ہیں تو ہم کس کے اسلام کو مانیں؟ میں کہتا ہوں بات ٹھیک ہے اسلام پر تو پوری دنیا کے مسلمانوں کا حق ہے' پوری دنیا میں اسلامی تحریکات ہیں پوری دنیا میں اسلام کی بات کرنے والے لوگ موجود ہیں لیکن میں پھر اس کے باوجود علماٴ کرام کی بات کرتا ہوں' اس لئے اب علماٴ کرام کون ہوں گے؟ یہ بھی تو معلوم ہونا چاہئے علماٴ وہ ہوں گے' جنہوں نے قرآن و حدیث استاد سے سمجھا ہو' براہ راست کتابوں کے مطالعہ سے نہیں اور جو لوگ براہ راست کتابوں سے اسلام کو سمجھتے ہیں تاریخ بتاتی ہے وہ سب گمراہ ہوئے ہیں' چاہے وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہو۔ تو میرے محترم دوستو! اسی لئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم نے اس ملک میں اللہ کے دین کی حاکمیت کی جنگ لڑنی ہے اور اس حوالے سے ہم نے امت کی راہنمائی کرنی ہے تو ان علماٴ کرام کی راہنمائی حاصل کرنی ہو گی' جو ان مدارس کے استادوں سے پڑھ کر قرآن و حدیث کے عالم بنے ہوں

ہم تو ابھی مقام دعوت میں ہیں لوگوں کو اپنی بات پہنچانا چاہتے ہیں کیونکہ ضروری ہے کہ کفر کے نظام سے امت کو نفرت دلائی جائے' جب تک نظام نہیں بدلے گا تمام خرابیاں رہیں گی کیونکہ یہاں ایک قاعدہ ہے کہ خراب اور ظالمانہ نظام فتنوں کو جنم دیتا ہے' چاہے وہ روحانی فتنے ہوں یا مادی فتنے ہوں اور اگر نظام عادلانہ ہو تو وہ فتنوں کو دباتا ہے۔

میرے عزیز ساتھیو! ایک دفعہ یہاں سے کفر کے نظام کو نکالو اللہ رب العزت کے عدل کا نظام آئے تو پھر میں دیکھتا ہوں کہ کون ہے جو اس ملک میں پیغمبر ﷺ کی توہین کرے؟ اور کون ہے جو اس ملک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کرے؟ پھر میں چیلنج کروں گا کہ آؤ میدان میں کوئی ہے ماں کا لال جو آکر مجھ سے بات کرے؟

طالبان نے اسلامی حکومت قائم کی' لیکن اس حکومت کے قیام کے لئے نعرے نہیں لگائے' اچھل کود نہیں' فتنے برپا نہیں بلکہ پورے نظام کو پلٹ دیا' اب وہ ملک خود خود سنی اسٹیٹ ہے یا نہیں؟

لہٰذا آپ بھی بغیر کسی کو فریق بناتے ہوئے مثبت انداز میں اپنی تحریک کو بڑھاتے چلو اور صرف نظام کو اپنا فریق بناؤ' اسی کے خلاف نفرت پیدا کرو' امت کو ایک صف بناؤ کیونکہ جب دشمن ہمارے باہمی اختلافات کا فائدہ اٹھا کر ہمیں آپس میں لڑاتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے کہ بس اب ٹھیک ہے۔ اللہ رب العزت ہمارا حامی و ناصر ہو۔

بقیہ: اخبار ختم نبوت

گیا اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اجلاس میں حافظ محمد یوسف عثمانی' چودھری غلام نبی' حافظ محمد ثاقب' حافظ احسان الواحد' محمد امان اللہ قادری' حافظ شوکت محمود صدیقی' مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ شیخ نعیم احمد' سید احمد حسین زید' پروفیسر محمد اعظم ایڈووکیٹ' پروفیسر حافظ محمد انور اور ارشد محمود ندیم نے شرکت کی۔

شبان ختم نبوت چنوں عاقل کا اہم اجلاس سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ

چنوں عاقل (نمائندہ خصوصی) گزشتہ جمعۃ المبارک بعد از نماز جمعہ شبان ختم نبوت چنوں عاقل کا اجلاس زیر صدارت حافظ عبدالقادر چاچڑ صاحب امیر شبان ختم نبوت چنوں عاقل منعقد ہوا جس میں اندرون ملک قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں اور حکومت پاکستان کی سرد مہری پر اظہار افسوس کیا گیا۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر پر غیر قانونی و غیر آئینی چھاپے' ملک دشمن ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے یادگاری ڈاک ٹکٹ کے اجرا' اور قادیانی وکیل مجیب الرحمٰن کی اسلام کے خلاف عدالت میں ہرزہ سرائی کی شدید مذمت کی گئی۔ اجلاس میں مولانا فاروق احمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چنوں عاقل' ناظم اعلیٰ شبان ختم نبوت چنوں عاقل غلام شبیر شیخ' حافظ حماد اللہ عبیدی' منظور احمد دایو' اور دیگر کارکنان نے شرکت کی۔ اجلاس میں شبان ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس چنوں عاقل کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا' جو کہ ستمبر 1999ء میں ہو گی' حتمی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ اجلاس میں حافظ حماد اللہ عبیدی نے نوجوانوں میں جذبہ جہاد بیدار کرنے کے موضوع پر بیان کیا۔ آخر میں مولانا فاروق احمد صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چنوں عاقل نے دعا کروائی جس میں حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی کی صحت یابی کے لئے بھی دعا کی گئی۔

عالم کفر قادیانیوں کی سرپرستی کیوں کرتا ہے؟

جناب محمد طاہر رزاق (لاہور)

مرزا قادیانی نے اپنی ساری زندگی فرنگی کے دربار کا طواف کرتے کرتے گزار دی اس کے قلم و زبان گورنمنٹ برطانیہ کے استحکام کے لئے ہمیشہ متحرک رہے' جس بات کا اس کا آقا اشارہ کرتا' وہ وہی بک بک شروع کر دیتا' جس چیز کے بارے میں اس کا مالک حکم دیتا' وہ وہی لکھ مارتا' اس کو انگریزی نبوت عطا کرنے والا اسے جہاں بلاتا' وہ اپنی بیماری سمیت حاضر ہو جاتا۔ وہ ہمیشہ انگریز کے اشارہ ابرو پر ناچتا رہا۔ غرضیکہ وہ انگریزی روبوٹ تھا اور انگریز اسے اپنی حسب منشا استعمال کرتا رہا' یہ تو تھی مرزا قادیانی کی تابعداری و فاداری۔ اس کے جواب میں انگریز نے بھی اس پر اپنے انعام و اکرام کا موسلا دھار مینہ برسایا۔ اس کی جیب کو سیم و زر سے گرم رکھا' زمینوں سے نوازا' اس کی اولاد کو صحیح مرتد بنانے کے لئے اور اپنا کام چلانے کے لئے انہیں بہترین ارتدادی تعلیم و تربیت بہم پہنچائی۔ اس کے ذوق کو مد نظر رکھتے ہوئے شراب و کباب کا بندوبست کیا۔ اس کی آتش ہوس کو بجھانے کے لئے خورد و دوشیزائیں اس کے گھر پر پہنچائیں۔ اپنے چہیتے کی خدمت کے لئے زنانہ و مردانہ نوکروں کا بندوبست کیا' سرکاری دفاتر اور حکومت کے اعلیٰ حلقوں میں اسے ایک فرد خانہ کی حیثیت سے متعارف کرایا۔ اس کے چیلے چانٹوں کو اعلیٰ سرکاری عہدوں سے نوازا گیا۔ اس کے مخالفوں کو اذیت ناک سزائیں دیں' اس کی شیطانی تصانیف کو شائع کرنے کے لئے زر کثیر خرچ کیا اور اس کی ذات کی حفاظت کے لئے دستے مقرر رکھے اور اس کے برپا کردہ "فتنہ ارتداد" کو اپنی سنگینوں کے سائے تلے پروان چڑھایا۔ فرنگی یہ سب کچھ کرتا بھی کیوں نہ؟ آخر یہ اس کا خود کاشتہ پودا تھا۔ اس نے بویا تھا لہٰذا حفاظت بھی اس کے ذمہ تھی۔ فرنگی نے جس طرح قادیانیوں کو تحفظ دیا اور ان پر اپنی نوازشات کی بارش کی' ان کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

"میاں معراج الدین صاحب عمر نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود ایک مقدمہ فوجداری کی جوابدہی کے لئے جہلم جا رہے تھے' یہ مقدمہ کرم دین نے حضور اور حکیم فضل الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب کی خلاف توہین کے خلاف کیا ہوا تھا۔ اس سفر کی مکمل کیفیت تو بہت طول چاہتی ہے' میں صرف چھوٹی سی ایک لطیف بات عرض کرتا ہوں جس کو بہت کم دوستوں نے دیکھا ہو گا۔ جب حضور لاہور ریلوے اسٹیشن پر گاڑی میں پہنچے تو آپ کی زیارت کے لئے اس کثرت سے لوگ جمع تھے جس کا اندازہ محال ہے' کیونکہ نہ صرف پلیٹ فارم بلکہ باہر کا میدان بھی بھرا پڑا تھا اور گویا نہایت منتوں سے دوسروں کی خدمت میں عرض کرتے تھے کہ ہمیں ذرا چہرہ کی زیارت اور درشن تو کر لینے دو' اس اثنا میں ایک شخص جن کا نام منشی احمد الدین صاحب ہے (جو گورنمنٹ کے پینشنر ہیں اور اب تک بفضلہ زندہ موجود ہیں اور ان کی عمر اس وقت دو تین سال کم ایک سو برس کی ہے' بلکہ قویٰ اب تک اچھے ہیں اور ہیں) آگے آئے جس کھڑکی میں حضور بیٹھے ہوئے تھے' وہاں گورا پولیس کا پہرہ تھا اور ایک سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت کا ایک افسر اس کھڑکی کے عین سامنے کھڑا نگرانی کر رہا تھا کہ اتنے میں جرأت سے بڑھ کر منشی احمد الدین صاحب نے حضور سے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا' یہ دیکھ کر فوراً اس پولیس افسر نے اپنی تلوار کو الٹے رخ پر اس کی کلائی پر رکھ کر کہا کہ پیچھے ہٹ جاؤ۔ اس نے کہا کہ میں ان کا مرید ہوں۔ اس افسر نے جواب دیا کہ اس وقت ہم ان کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں' ہم اس لئے ساتھ ہیں کہ بٹالہ سے جہلم اور جہلم سے بٹالہ تک حفاظت تمام ان کو واپس پہنچا دیں۔ ہمیں کیا معلوم ہے کہ تم دوست ہو یا دشمن۔ ممکن ہے کہ تم اس بھیس میں کوئی حملہ کر دو اور نقصان پہنچاؤ۔ بس یہاں سے فوراً چلے جاؤ۔" (سیرت المہدی ج ۳' ص ۲۸۹' مصنف مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

جی ہاں! حفاظت کیوں نہ کریں اتنی محنت سے تو نبی بنایا تھا کوئی آئے حملہ کرے اور انگریزی نبی کو ٹھنڈا کر دے اور اس کے ساتھ ہی انگریز بہادر کی آرزوؤں کا خون ہو جائے۔ ایک اور پہلو انتہائی قابل توجہ ہے کہ انگریز اپنے بنائے ہوئے نبی کی حفاظت ہندوستانی پولیس سے نہیں کراتا۔ بلکہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری گورا پولیس کے سپرد ہے' چاہے نبی زندہ ہو یا اس کی ارتھی جا رہی ہو۔ تھا جو (وی آئی پی)

مرزا قادیانی ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء کو مرض ہیضہ میں مبتلا ہو کر بیت الخلاء میں نقد جان ہار گیا۔ بعد از موت' دونوں راستوں سے غلاظت بہہ

رہی تھی' سارق نبوت کا جنازہ لاہور میں اس کے ایک معتقد کے گھر میں تعفن کا باعث بنا ہوا تھا۔ جب مرزے کی عبرتناک موت کی خبر باہر نکلی تو لاہور کے منچلوں نے خوشی سے سڑکوں پر بھنگڑا ڈالا اور مرزے کی ارتھی نکلنے سے پہلے مظاہرے کا پروگرام رکھا۔ مرزے کی ارتھی لاہور سے قادیان جانی تھی۔ اس لئے لاہور کے باسیوں نے ان سڑکوں پر واقع مکانوں کی چھتوں پر کوڑا کرکٹ جمع کرلیا جن سڑکوں سے اس گستاخ رسول ﷺ کی لاش گزرنا تھی تاکہ نبوت کے اس ڈاکو کی میت پر کوڑا پاشی کی جاسکے' جب یہ اطلاع جھوٹی نبوت کے خالق فرنگی تک پہنچی تو اپنے لاڈلے اور چہیتے کی محبت میں فرنگی دیوانہ ہوگیا اور اس نے فوراً سخت حفاظتی انتظامات کا بندوبست کیا لہذا انگریز سپاہیوں کے پہرے میں انگریزی نبی کی ارتھی لاہور سے قادیان پہنچائی گئی اور قادیان کی یہ غلاظت قادیان ہی میں دفن ہوگئی۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ انگریز سپاہیوں کے سخت پہرے کے باوجود لاہور کے عاشقان رسول ﷺ نے اس موذی کی ارتھی پر کوڑے اور غلاظت کے ٹوکرے پھینک کر شفاعت محمدی ﷺ کا حق محفوظ کیا۔ یہ کوڑا کرکٹ جھوٹے نبی پر بھی پڑا اور حفاظت اور مامور انگریز سپاہیوں پر بھی۔ بعد میں انگریز سپاہیوں کو وردیاں دھونے کے لئے صابن کی ٹکیاں سرکاری طور پر ادا کی گئیں۔

قادیانی تو مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو قتل کرتے رہتے۔ قرآن کا مذاق اڑاتے احادیث کا تمسخر اڑاتے' عقیدۂ ختم نبوت پر پھبتیاں کستے' معاشی اور معاشرتی طور پر مسلمانوں کے حق پر ڈاکہ زنی کرتے' لیکن اگر کبھی مسلمان ان ظالموں کی طرف ہاتھ بڑھاتے اور ان کی ناک رگڑتے تو انگریز اپنی اس نادر تخلیق کی حفاظت کے لئے فوراً سخت اقدام اٹھاتا' ایک حوالہ ملاحظہ فرمایئے:

"چند ہی دنوں کا ذکر ہے کہ ہمارے مالا بار کے احمدیوں کی حالت بہت تشویشناک ہوگئی تھی۔ ان کے لڑکوں کو اسکولوں میں آنے سے بند کردیا گیا' مردے دفن کرنے سے روک دیئے گئے' چنانچہ ایک مردہ کئی روز تک پڑا رہا' مسجدوں سے روک دیا گیا..... گورنمنٹ نے احمدیوں کی تکلیف دیکھ کر اپنے پاس سے زمین دی ہے کہ اس میں مسجد اور قبرستان بنالو' ڈپٹی کمشنر نے یہ حکم دیا کہ اب اگر احمدیوں (قادیانیوں) کو کوئی تکلیف ہوئی تو مسلمانوں کے جتنے لیڈر ہیں' ان سب کو نئے قانون کے ماتحت ملک بدر کردیا جائے گا۔" (انوار خلافت ص ۹۵'۹۶ مصنف میاں محمود احمد)

اقتدار فرنگی میں قادیانیوں کی سرکاری اداروں میں کیا وقعت واہمیت تھی اور ملازمتوں کے دروازے ان کے لئے کس طرح کھل کھل جاتے تھے' صرف ایک واقعہ ہی حقیقت کے چہرے سے نقاب الٹ دیتا ہے:

"ایک شخص جو کچھ مدت سے ایک احمدی (قادیانی) کے پاس رہتا تھا' ملازمت سے پہلے ایک برطانوی افسر کے پاس گیا' جب مذکورہ افسر نے درخواست کنندہ کے حالات دریافت کئے اور پوچھا کہ کہاں رہتے ہو' تو اس شخص نے جواب دیا کہ "فلاں احمدی کے پاس" افسر نے پوچھا: کیا تم بھی احمدی ہو؟ امیدوار نے جواب دیا نہیں: "نہیں جناب" اس پر افسر نے کہا: افسوس! تو اتنی دیر احمدی کے پاس رہا مگر سچائی کو اختیار نہیں کیا۔" جاؤ پہلے احمدی ہو پھر فلاں تاریخ کو آنا۔" (الفضل ۷/جون ۱۹۱۹ء)

زمانہ کئی مسافتیں طے کرگیا' زمین نے کتنی گردشیں مکمل کیں' آسمان نے کتنی کروٹیں لیں' سورج ہزاروں مرتبہ مشرق کی کوکھ سے طلوع ہوکر مغرب کی لحد میں ڈوب گیا۔ مہتاب کتنی مرتبہ اپنے رخشندہ مکھڑے سے اندھیری راتوں کو منور کرکے سو گیا۔ ستاروں نے کتنی مرتبہ چرخ نیلو فری پر اپنی حسین بزمیں سجائیں اور برخاست کیں' لیکن ایک صدی پرانے کفر کے یارانے ابھی تازہ ہیں' نبی بنانے والے اور نبی بننے والے آج بھی بغل گیر ہیں اور ایک دوسرے کا منہ چوم رہے ہیں' ان کے دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں' چوٹ ایک کو لگتی ہے چیخ دوسرے کے منہ سے نکلتی ہے' نقصان ایک کا ہوتا ہے' آنسو دوسرا بہاتا ہے' مثالیں تو بے شمار ہیں لیکن بطور نمونہ چند حقائق پیش خدمت ہیں:

"سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے اقتدار کے آخری ایام میں قادیانیت کے نباض آغا شورش کاشمیری کو بتایا کہ برسر اقتدار آنے کے بعد جب میں پہلی مرتبہ سربراہ مملکت کی حیثیت سے امریکہ کے دورہ پر گیا تو امریکی صدر نے مجھے ہدایت کی کہ پاکستان میں قادیانی جماعت ہمارا گروہ ہے۔ آپ ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھیں' دوسری مرتبہ جب میں امریکہ کے سرکاری دورہ پر گیا تو دوبارہ پھر یہی ہدایت ملی' بھٹو نے کہا: یہ بات میرے پاس قومی امانت تھی۔ ریکارڈ کے لئے پہلی مرتبہ انکشاف کر رہا ہوں۔" (قادیانیت کا سیاسی تجزیہ از صاحبزادہ طارق محمود)

ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر انسانیت کے پرخچے اڑا دینے والے سفاک' قادیانیوں کے بارے میں کتنا نرم گوشہ رکھتے ہیں' حیرت ہے' تعجب ہے!

۱۹۴۷ء میں جب برطانوی سامراج نے ہندوستان سے کوچ کرنے کے لئے بوریا بستر

باندھا تو اسے ایک ہی فکر دامن گیر تھی کہ امت مرزائیہ جو مسلمانوں میں گھس کر کام کر رہی ہے ان کے چلے جانے کے بعد بھی یہ فرائض قبیح سرانجام دیتی رہے گی ان کا پاکستان میں مستقبل کیا ہو گا؟ آخر پاکستان کے اندر قادیانیوں کی ایک ریاست قائم کرنے کا خطرناک منصوبہ تیار کیا۔ انگریز گورنر سر فرانسس موڈی نے قادیانیوں کو تعمیر ریاست کے لئے ۱۰۳۴ ایکڑ سات کنال آٹھ مرلے اراضی' پر انا آنہ فی مرحلہ کے حساب سے عطا کر کے جہنم میں جلتے ہوئے مرزا قادیانی کی روح کو تحفہ بھیجا۔ ربوہ میں قادیانیوں کو ٹھاٹھ بھاٹھ کی زندگی گزارنے کے لئے لوازمات مہیا کئے گئے' دور دور سے قادیانیوں کو لا کر یہاں آباد کیا گیا' بہت سے مسلمانوں کو زمین دے کر مرزائی بنالیا گیا' پاکستان میں رہنے والے مسلمان بھی ربوہ میں داخل نہیں ہو سکتے تھے شہر ربوہ میں قادیانیوں کی اپنی حکومت تھی اور قادیانیوں کے خلیفہ کا ہر حکم قانون کا درجہ رکھتا تھا' ۱۹۷۴ء میں امت کی تاریخی جدوجہد کے نتیجہ میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دے دیا گیا' لیکن آج بھی ربوہ شہر عملی طور پر قادیانیوں کے زیر تسلط ہے' پوری دنیا میں ارتدادی لٹریچر ربوہ سے روانہ کیا جاتا ہے' پاکستان میں تخریب کاری کے منصوبے ربوہ ہی میں تیار کئے جاتے ہیں' بھارت اور اسرائیل کے جاسوسوں کی پناہ گاہ بھی ربوہ ہی ہے' ربوہ ہی فرنگی کا وہ تعمیر کردہ قلعہ ہے جس کے اندر بیٹھے قادیانی عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے ہیں اور کفر و ارتداد کے تیروں سے ملت اسلامیہ کے جگر کو گھائل کر رہے ہیں اور اپنے آقا کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔

مکار انگریز کی دوسری خواہش' اقتدار پاکستان میں قادیانیوں کی شمولیت تھی تاکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اندرونی راز صبح و شام اس تک پہنچتے رہیں اور قادیانی امت معاشی و معاشرتی لحاظ سے مضبوط اور مستحکم ہو سکے لہٰذا ایک سازش کے تحت بدنام زمانہ قادیانی سر ظفر اللہ خان کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر کرایا' وزارت خارجہ ایسے اہم قلمدان پر قابض ہونے کے بعد غدار پاکستان ظفر اللہ خان نے بیرون ملک پاکستان سفارت خانوں میں قادیانی افسران کا جال بچھادیا' بیرونی یونیورسٹیوں میں سرکاری وظائف پر قادیانی طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بھیجا' اندرون ملک اپنا اور اپنے آقا کا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے قادیانیوں کو کلیدی عہدوں پر بٹھایا' تھوڑی ہی مدت میں پاکستان کی اکثر کلیدی آسامیوں پر قادیانی سانپ لہراتے نظر آنے لگے اور فتنہ قادیانیت نے پاکستان میں مضبوط قدم جمالئے۔ انگریز اپنے خود کاشتہ پودے کو پاکستان میں ایک تناور درخت کے روپ میں دیکھ کر خوشی سے لوٹ لوٹ گیا۔

اسرائیل میں کوئی مذہبی مشن کام نہیں کر سکتا لیکن اسرائیل میں قادیانی مشن کھلے عام مصروف عمل ہے اور اس پر طرہ یہ ہے کہ اسے اسرائیل کی سرپرستی حاصل ہے۔ اسرائیل قادیانیوں کے لئے ننھیال ہے' قادیانیوں کو کوئی تکلیف پہنچے تو اسرائیل تڑپ اٹھتا ہے' اس کے جواب میں کہوٹہ ایٹمی پلانٹ' پاکستان اٹامک انرجی کمیشن اور افواج پاکستان میں اعلیٰ عہدوں پر تعینات قادیانی ان اداروں کے خفیہ راز اسرائیل پہنچانے کا فریضہ بدسرانجام دیتے ہیں۔ یہ ہے دو دوستوں کا آپس میں تحائف کا تبادلہ۔

پاکستان میں جب قادیانیوں پر شعائر اسلامی کے استعمال پر پابندی لگائی گئی تو امریکہ بہادر اپنے چوں پر یہ قدغن برداشت نہ کر سکا تو امریکہ نے پاکستان پر معاشی دباؤ ڈالتے ہوئے ۱۹۸۷ء میں امریکی امداد کی یہ شرط عائد کردی کہ "امریکہ صدر ہر سال اس مفہوم کا سرٹیفکیٹ جاری کریں گے کہ حکومت پاکستان اقلیتوں مثلاً احمدیوں (قادیانیوں) کو مکمل شہری اور مذہبی آزادیاں نہ دینے کی روش سے باز آرہی ہے اور ایسی تمام سرگرمیاں ختم کر رہی ہے جو مذہبی آزادیوں پر قدغن عائد کرتی ہیں۔" (بحوالہ روزنامہ "جنگ" ۵ / مئی ۱۹۸۷ء)

نوبل پرائز یہودی لابی کی جیب کی ریوڑیاں ہیں' جنہیں وہ اندھے کی طرح اپنوں ہی میں تقسیم کرتے ہیں' ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی بھی ان کے جگر کا ٹکڑا ہے لہٰذا شعبہ فزکس میں نوبل پرائز کی ایک ریوڑی اسے بھی تھمادی گئی ہے تاکہ دنیا میں اسے سرفراز اور مشہور کیا جا سکے' وہ کسی کلیدی آسامی پر متمکن ہو کر بین الاقوامی سطح پر قادیانیت کی تبلیغ و تشہیر کر سکے' نیز قادیانیت کے چھکڑے کو چلانے کے لئے بھاری فنڈز حاصل کر سکے' یہ ایک کافر کا دوسرے کافر پر احسان تھا' سپوت قادیانیت کو نوبل پرائز ملنے پر تبصرہ کرتے ہوئے فخر ملت اسلامیہ ڈاکٹر عبدالقدیر فرماتے ہیں:

"وہ بھی نظریات کی بنیاد پر دیا گیا' ڈاکٹر عبدالسلام ۱۹۵۷ء سے اس کوشش میں تھے کہ انہیں نوبل انعام ملے' آخر کار آئن اسٹائن کی صد سالہ یوم وفات پر ان کا مطلوبہ انعام انہیں دے دیا گیا' دراصل قادیانیوں کا اسرائیل میں باقاعدہ مشن ہے جو ایک عرصے سے کام کر رہا ہے' یہودی چاہتے تھے کہ آئن اسٹائن کی برسی پر اپنے ہم خیال لوگوں کو خوش کر دیا جائے' سو ڈاکٹر عبدالسلام کو بھی انعام سے نوازا گیا۔" (ہفت روزہ "چٹان" لاہور

۲/فروری ۱۹۸۶ء)

کس کس سے چھپاؤ گے تحریک ریاکاری
محفوظ ہیں تحریریں مرقوم ہیں تریر
ایک پردہ وفاداری صد سازش غداری
تعمیر کی آوازیں تخریب کی تدبیریں

۱۹۸۹ء میں انسانی حقوق کی دعویدار تنظیم "ایمنسٹی انٹرنیشنل" کا ایک وفد پاکستان آیا' جس نے صدر پاکستان وزیر اعظم پاکستان اور دیگر اہم شخصیات سے ملاقاتیں کیں اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ پاکستان میں قادیانیوں کے حقوق پامال ہو رہے ہیں' انہیں معاشرہ میں ان کے حقوق دیے جائیں' قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا ظلم ہے اس لئے انہیں دوبارہ مسلمان تسلیم کیا جائے' حالانکہ ایمنسٹی انٹرنیشنل کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا لیکن ایمنسٹی انٹرنیشنل قادیانیوں کی ہمدردی اور وکالت میں اس قدر سرگرم ہے کہ نہ اسے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا پاس ہے اور نہ آئین پاکستان کے تقدس کا خیال۔ وہ تو قادیانیت کے عشق میں دیوانگی دکھاتے ہوئے کھلم کھلا مداخلت پر تلی ہوئی ہے۔ حالانکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قادیانی پاکستان میں پہلے ہی مسلمانوں کے حقوق غصب کئے کلیدی عہدوں پر فائز ہیں اور ٹھاٹھ سے زندگی گزار رہے ہیں' کیا ایمنسٹی انٹرنیشنل صرف یہود و نصاریٰ اور قادیانیوں کے حقوق کی محافظ تنظیم ہے یا ساری انسانیت کی؟ ایمنسٹی انٹرنیشنل کو مزے میں بیٹھے ہوئے قادیانیوں کے فرضی حقوق کی تو بہت فکر ہے' لیکن کیا افغانستان میں ذبح ہوتی انسانیت' مقبوضہ کشمیر میں غلام انسانیت' فلسطین میں مجروح انسانیت' بخارا و سمرقند میں زنجیروں میں جکڑی انسانیت' آذربائی جان میں سسکتی ہوئی انسانیت اور بلغاریہ میں روتی ہوئی انسانیت اسے نظر نہیں آتی۔

"مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کے مقدمہ اغواء کے سلسلے میں جب حکومت کے تفتیشی ہاتھ قادیانی گرو گھنٹال مرزا طاہر کی طرف بڑھے اور حکومت نے اس خاندانی مجرم کو گرفتار کرنا چاہا تو وہ راتوں رات فرار ہو کر اپنی نانی کی گود میں لندن جا پہنچا۔ ننھیال نے اپنے لاڈلے فرزند کے دست و پا چومے اور ہر طرح کی مدد اور تحفظ فراہم کیا' سوال یہ اٹھتا ہے کہ مرزا طاہر فرار ہو کر کسی اسلامی ملک میں کیوں نہ گیا؟ جواباً عرض ہے کہ اگر مرزا طاہر فرار ہو کر کسی اسلامی ملک میں جاتا تو انٹرپول کے ذریعے اسے فوراً گرفتار کر کے پاکستان لایا جاتا اور قادیانی گرو جیل کی ہوا کھاتا۔ لیکن وہ تو سیدھا بھاگا ہی وہاں' جہاں سے اس کے مرتد دادا کو جھوٹی نبوت ملی تھی۔ مرزا طاہر نے لندن میں اسلام آباد کے نام سے اپنا مرکز قائم کر رکھا ہے اور دندناتا ہوا اپنا ارتدادی مشن چلا رہا ہے۔ اب فرنگی کا دوسرا پالتو شیطان رشدی بھی عظمت اسلام پر بھونکتا بھونکتا اور بھاگتا بھاگتا اپنے آقا کے گھر لندن پہنچ گیا ہے' اور دونوں شیطان بھائی اپنے فرنگی محافظوں کی حفاظت میں بیٹھے مسلمانوں کا منہ چڑا رہے ہیں' فرنگی حفاظت کیوں نہ کرے؟ دونوں اسی کے شاہکار ہیں' دونوں کو زبان غلیظ اسی نے عطا کی ہے' دونوں اسی کی مشن کو چلا رہے ہیں...... لہذا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے کارندوں کی حفاظت کرے!

قادیانیوں کی مثال کنگرو کے بچوں کی طرح ہے' جو کھیل کود اور شرارتوں میں مصروف رہتے ہیں اور جونہی کوئی خطرہ محسوس کرتے ہیں تو سر پر پاؤں رکھ کر بھاگتے ہیں اور ماں کے پیٹ کے ساتھ بنی ہوئی تھیلی میں دبک کر بیٹھ جاتے ہیں' بالکل ایسے ہی قادیانی اپنی انسانیت کش سرگرمیوں میں جتے رہتے ہیں اور جونہی کوئی خطرہ محسوس کرتے ہیں تو فوراً نانی کے گھر (لندن) تہہ خانے میں جا گھستے ہیں اور خطرہ ٹل جانے پر پھر باہر نکل کر اپنے تخریبی کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

مسلمانو! عالمی کفر' قادیانیت کی اس حد تک سرپرستی کیوں کر رہا ہے؟ اس لئے کہ دنیا میں اسلام کی جگہ قادیانیت کو پھیلایا جائے' نبوت محمدی ﷺ کی جگہ مرزا قادیانی کی انگریزی نبوت چلادی جائے اور مسلمانوں کو اسلام کے نام پر قادیانیت کے دریائے ارتداد میں ڈبو دیا جائے تاکہ دنیا میں نہ مسلمان رہے اور نہ اسلام!

مسلمانو! کفر اسلام کو مٹانے کے لئے ایک ہو چکا ہے...... کاش ہم اسلام کو بچانے کے لئے ایک ہو جائیں...... کفر ایک جھنڈے تلے جمع ہو چکا ہے...... کاش ہم ایک اللہ' ایک رسول' ایک ایک کتاب اور ایک قبلہ کو ماننے والے بھی ایک جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ اپنے ایمان اور اتحاد کی طاقت سے کفر کی ہر سازش کو ملیا میٹ کر دیں' قادیانیت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیں' گستاخان رسول ﷺ کو عبرت کے گھاٹ اتار دیں...... پھر دنیا و آخرت میں سرخرو ہو جائیں...... عالم کے چہار سو ہماری عظمت کا پرچم لہرائے!!!......"

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی' دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی' اللہ بھی' قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

ایک ناروا اقدام

ڈاکٹر دین محمد فریدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان سے آمدہ خبر ہے کہ ۲۲/اپریل صبح نماز فجر سے پہلے پولیس نے دفتر پر دھاوا بولا۔ مسجد کی بے حرمتی کی فجر کی نماز کی ادائیگی میں مخل ہوئے مرکزی دفتر کے ملازمین کو ہراساں کیا' سوچتا ہوں یہ کیا ہو رہا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت غیر سیاسی اور غیر فرقہ ورانہ جماعت ہے' یہ کھلے کفر مرزائیت' عیسائیت' یہودیت' ہندومت کے خلاف تو کام کر رہی ہے۔ اپنے یوم تاسیس سے لے کر آج تک مذہبی فرقہ ورانہ چپقلش سے ہمیشہ اپنا دامن بچایا ہے۔ اس کے پہلے امیر سید عطاء اللہ شاہ بخاری جنہیں دنیا امیر شریعت کے نام سے جانتی ہے اس کے جلو میں جہاں ایک طرف صاحبزادہ فیض الحسن صاحب سجادہ نشین آلو مہار' صاحبزادہ امداد الحسن صاحب فیصل آباد ہوتے تھے' دوسری طرف مولانا مظہر علی اظہر' سید کفایت حسین شیعہ راہنما تھے' یہ وہ جماعت ہے جس نے بارہا اتحاد بین المسلمین کا مظاہرہ کیا اور تمام فرقوں کو ایک اسٹیج پر جمع رکھا' ہمارے چنیوٹ اور چناب نگر (ربوہ) کے بڑے بڑے اجتماعات اس بات کے شاہد عادل ہیں کہ تمام مسلمان فرقوں کا ہمیں اعتماد حاصل ہے۔ ہم سالمیت پاکستان کے سب سے بڑے حامی ہیں ہماری فکر سب سے بڑی کفریہ ایجنٹ قادیانیت سے ہے' وہ سارقین نبوت بھی ہیں اور سالمیت پاکستان کے خلاف اکھنڈ بھارت کے حامی بھی آج جو پاکستان مشکلات اور کرپشن اور عالمی طاقتوں کے شدید دباؤ میں ہے' یہ سب قادیانی کلیدی آسامیوں پر فائز ظفر اللہ ایم ایم احمد' ظفر چوہدری' ڈاکٹر عبدالسلام اور اس سے قبل دوسرے قادیانیوں کی پیدا کردہ ہے' ہمارے حکمران اگر روز اول ہی سے یہ سمجھ لیتے کہ نظریہ پاکستان کے مخالفین کو کلیدی عہدوں پر فائز نہ کرتے تو آج ہمارے ہاں نہ کشمیر کا مسئلہ ہوتا نہ نہری پانی کا' نہ پاکستان کا استحکام خطرے میں ہوتا۔ حکمرانوں کی غلطی سے پاکستان آج مشکلات میں پھنسا ہوا ہے۔

۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کے فیصلے اور ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس اور صوبہ پنجاب کی اسمبلی کا حالیہ فیصلہ ربوہ کے نام چناب نگر کی تبدیلی نے قادیانیت کو ننگا کر کے رکھ دیا ہے۔ کلیدی آسامیوں پر فائز قادیانی اپنی جگہ سرگرم عمل ہو گئے ہر باشعور پاکستانی اچھی طرح جانتا ہے کہ حالیہ دہشت گردی کو فرقہ واریت قرار دے کر بلاوجہ اصلی مجرموں کو چھپایا جاتا ہے اس کے پیچھے قادیانیوں کا خفیہ ہاتھ ہے اور کلیدی آسامیوں اور خاص کر خفیہ ایجنسیوں میں فائز قادیانی ان دہشت گردوں کا پورا تحفظ کر رہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ورکروں نے بڑی جانفشانی سے ملک کے باشعور طبقہ کو اس طرف متوجہ کیا ہے' حال ہی میں جماعت کی جانب سے ایک کتاب منظر عام پر آنے والی ہے: "قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم ہے" مسودہ تیاری کے مراحل میں ہے کہ ایجنسیوں پر فائز کسی اہم قادیانی آفیسر نے پولیس سے یہ کام لیا اور مرکزی دفتر پر چھاپہ مروا کر ایک تیر سے دو شکار کرنے کی کوشش کی۔ ختم نبوت کے ورکر جو سیاست اور فرقہ واریت سے ہٹ کر قادیانیت کے محاذ پر کام کر رہے ہیں ان کا نشانہ صرف قادیانی ہیں۔ ہماری حکمرانوں سے قطعاً کوئی ٹکر نہیں۔ صوبہ سندھ کے پسماندہ علاقوں بدین' کنری' تھرپارکر' نوکوٹ' میرپور خاص میں جو قادیانیت کا شکنجہ مضبوط تھا۔ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد نذر عثمانی نے مولانا احمد میاں حمادی مدظلہ کی قیادت میں مرزائیوں کو عدالتی کٹہرے میں لا کھڑا کیا اور ۱۸ اہم قادیانی جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیئے' جس سے وہاں کی انتظامیہ عدلیہ اور عوام کو آئینی طور پر مرزائیوں کی چال بازی سمجھ آئی اور قادیانیت کا شکنجہ ختم ہوتا نظر آیا۔ علاقہ تھل بھکر' میانوالی میں قادیانیت کے خلاف مقدمات نے علاقہ تھل سے مرزائیوں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ قادیانیت کے محاذ پر علاقہ تھل ہراول دستہ ثابت ہوا۔ آئینی انداز اختیار کرنے سے مثبت اثرات پورے ملک میں مرتب ہو رہے ہیں' اب قادیانیت کی جانب سے کلیدی آسامیوں پر فائز قادیانیوں کے ذریعے مرکزی دفتر ملتان پر بلاوجہ چھاپا مروا کر ملک میں اشتعال انگیزی پیدا کی گئی کہ ختم نبوت کے ورکر حکومت سے ٹکرا جائیں۔ میں قادیانیوں کے کرتے دھرتوں کو صاف کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ملک ہمارا' اسمبلیاں ہماری' حکومت ہماری' عوام ہمارے۔ قادیانیو! تمہارے خواب اب ناکام ہو چکے ہیں ہم مرکزی دفتر پر چھاپے کو ایک ناروا اقدام ضرور قرار دیتے ہیں اور یہ بھی تمہارے ہی گلے میں پھانسی کا پھندا ثابت ہوگا' حکومت سے احتجاج اپنا فرض سمجھتے ہوئے ہم یہ ضرور کہیں گے کہ قادیانیت تمہاری دشمن ہے' ملک کی دشمن ہے' اسلام کی دشمن ہے' یہ ربوہ کے نام کی تبدیلی کا بدلہ لینا چاہتی ہے۔ لہذا ہمارا مطالبہ ہے کہ اس چھاپے کے ذمہ دار پولیس کے خلاف کارروائی کی جائے' عبدالسلام کی تصویر کا ڈاک ٹکٹ منسوخ کیا جائے' مجیب الرحمن ایڈووکیٹ نے جو ہائی کورٹ راولپنڈی بنچ کے سامنے قادیانیت کی تبلیغ کا مقدمہ چلایا جاوے اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش مرتد کی سزا موت ملک میں نافذ کی جاوے۔ ••

اخبارِ ختمِ نبوت

قادیانیت سراسر جھوٹ اور فریب کا نام ہے‘میں تہہ دل سے اسلام کو سچا دین سمجھتا ہوں بغیر کسی لالچ اور جبر اکراہ اسلام قبول کیا ہے (ڈاکٹر عمران شیخ)

کراچی (نمائندہ خصوصی) قادیانیت سراسر جھوٹ ہے‘میں پیدائشی طور پر قادیانی تھا‘ میرے والد بھی قادیانی تھے‘میری عمر چھتیس سال ہے‘میں بچپن سے آج تک قادیانیت کو اندر سے دیکھا ہے جس کی بنیاد ہی جھوٹ‘فریب اور دھوکہ دہی پر ہے قادیانیت قول و فعل کے تضاد کا نام ہے۔ بظاہر چکنی چپڑی اور مصنوعی اخلاق سے مسلمانوں کو ورغلا کر قادیانی بنایا جاتا ہے‘ قادیانیت اندر سے کھوکھلی ہو چکی ہے۔ میں نے بغیر جبر و اکراہ خوشی دین اسلام کو حق جانتے ہوئے اور نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری پیغمبر سمجھتے ہوئے‘ دین اسلام قبول کیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار قادیانیت سے تائب ہونے والے نو مسلم ڈاکٹر عمران شیخ نے کیا۔ جنہوں نے مورخہ ۲۹/ مئی ۱۹۹۹ء کو دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش کراچی میں حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ اس موقع پر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے نو مسلم کے لئے دعائے استقامت کی اور مبارکباد دی جبکہ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی‘حضرت مولانا بشیر احمد‘ مولانا محمد اشرف کھوکھر‘ مولانا محمد علی صدیقی‘ مولانا عبدالعزیز لاشاری‘جناب محمد انور رانا‘ حاجی عبداللطیف اور حاجی سید اطہر عظیم وقار اور دیگر دفتر ختم نبوت کراچی کے عملہ کے افراد نے نو مسلم کو قادیانیت سے تائب ہو کر قبول اسلام پر مبارکباد پیش کی اور موصوف کے لئے اسلام پر استقامت کی دعا کی۔

قادیانیوں کا ہر محاذ پر مقابلہ کریں گے

قصور (عبدالرزاق مجاہد شجاع آبادی) قادیانیوں کا ہر محاذ پر مقابلہ کریں گے‘یہ بات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد نے جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن بھر پورہ میں ایک ہنگامی اجلاس میں کارکنوں سے کی۔ اجلاس کی صدارت و تلاوت جناب قاری مشتاق احمد رحیمی نے کی‘ غرض و غایت قصور کے مبلغ مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی نے بیان کی‘ مولانا نے فرمایا کہ قادیانی اور تمام باطل فرقے اپنی بھر پور طاقت کے ساتھ اسلام کو ختم کرنے میں مصروف عمل ہیں اور یہود و ہنود ان کی پوری پوری سرپرستی کر رہے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں اور قادیانی اسلام اور ملک کے غدار بڑے خوش ہیں باڈر ایریا کے نزدیک‘کھر پڑ ٹھار‘ لنڈا منظر‘چونڑیوالا للیانی‘ودیگر کئی ایک قصبات کا دورہ کیا۔ درس د ے لٹریچر تقسیم کیا اور تمام مکاتب فکر کے علما کو فتنہ قادیانیت کے خلاف خوش دلی سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار کیا مولانا نے کہا کہ نور پور قصبہ میں قادیانی فتنہ مرزائی جاگیر داروں کی وجہ سے قادیانی توہین رسالت کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ خطاب کے دوران قادیانیوں سے کہا کہ مزید ہاتھ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کے لئے بڑھیں گے وہ کاٹ دیئے جائیں گے اور اس کی زبان گدی سے کھینچ لی جائے گی۔ حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو اسلامی قوانین کا پابند کیا جائے‘مرتد کی شرعی سزا سزا موت نافذ کی جائے۔ اجلاس میں قاری مشتاق احمد‘ قاری حبیب اللہ‘ قاری مولانا زبیر شاہ ہمدانی‘قاری محمد اسحٰق‘قاری محمد رمضان‘ قاری شاہ محمد‘ محمد یونس بھٹی‘ حاجی اللہ دتہ مجاہد‘ حافظ عبداللطیف‘ قاری محمد بلال‘چوہدری محمد معصوم انصاری‘چوہدری حافظ محمد حنیف ظفر ایڈووکیٹ‘ حاجی شہزاد احمد کے علاوہ کثیر تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی۔

قرآن مجید کی توہین کا ایک نیا طریقہ

حکومت کب تک خاموش تماشائی کا کردار کرے گی؟

کراچی (نمائندہ خصوصی) تائیوان کی فینگ سینگ (Fang Seng) کمپنی نے ایک ایسی گھڑی

تیار کی ہے جس پر قرآن مجید کا ٹائٹل لگا ہوا ہے' دیکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ قرآن مجید ہے۔ باقاعدہ اس پر "القرآن الکریم" لکھا ہوا ہے' جب ٹائٹل کھولا جاتا ہے تو اندر گھڑی ہے' جس کے اندر سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ کی چند آیات لکھی ہوئی ہیں' جن میں آیات کے الفاظ ': ' لکھے گئے ہیں' ایک سائڈ میں اندرون (Fang Seng PAT Pending) لکھا ہوا ہے۔

باوثوق ذرائع کے مطابق یہ گھڑیاں تائیوان سے دوبئی اور دوبئی سے سے کھیپ کے ذریعے کراچی لائی گئی ہیں اور میرٹ روڈ پر فروخت کے لئے مارکیٹ میں موجود ہیں' ان گھڑیوں میں الارم کی جگہ اذان کی آواز ہے' کیا یہ قرآن مجید اور اذان کی بے حرمتی نہیں ہے؟ ایک غیر مسلم کمپنی قرآن مجید کا لیبل لگا کر مسلمانوں کے دلوں سے عظمت قرآن نکال کر کیا فوائد حاصل کرنا چاہتی ہے یہ مسلمانوں کے لئے مقام فکر ہے؟ شعائر اسلام کی عظمت کو امت مسلمہ کے دلوں سے نکالنے کے لئے اگر یہودی' قادیانی اور دیگر غیر مسلم اس طرح کرتے رہیں تو یہ رجحان خطرناک حد تک بڑھ سکتا ہے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق اس طرح کا ایک البم بھی بنایا گیا ہے' جس کے باہر "قرآن مجید" کا ٹائٹل اور اندر "عورتوں اور بچوں" کے فوٹو لگے ہوئے ہیں۔ کیا حکومت پاکستان دشمنان دین و ملت اسلامیہ' باطل قوتوں کے ان اوچھے ہتھکنڈوں سے بے خبر ہے اور ان یہودیانہ حرکات کا سدباب کا ذمہ دار کون ہے؟ یہ ایک سوال ہے۔ آپ کے لئے اور ہم سب کے لئے۔

قادیانی لٹریچر ضبط کیا جائے

(قاری محمد ارشد مدنی)

نوابشاہ (نمائندہ خصوصی) باوثوق ذرائع سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوابشاہ کے دفتر میں اطلاع پہنچی کہ ہندوستان کے شہر حیدرآباد دکن سے چھپ کر بڑے بڑے کارٹونوں کے ذریعے قادیانی کتب' رسائل و لٹریچر کافی تعداد میں نوابشاہ میں پہنچائی گئی جس پر امیر مجلس تحفظ ختم نبوت نوابشاہ و خطیب مدینہ مسجد منوآباد ' ' ماو قاری محمد ارشد مدنی نے انتظامیہ کو خبردار کیا ہے' قادیانیوں پر خصوصاً لیاقت مارکیٹ میں موجود قادیانی مرزائیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے کہ وہ لٹریچر مسلمانوں میں تقسیم نہ ہونے پائے' ورنہ اس کی ذمہ دار نوابشاہ انتظامیہ پر ہوگی اور سول ہسپتال روڈ پر آئی کلینک ڈاکٹر طاہر قادیانی قادیانیت کی تبلیغ کا مرکزی کردار بنا ہوا ہے' اس کو مسلمانوں میں قادیانیت کی تبلیغ و لٹریچر کی تقسیم سے روکا جائے' کیونکہ ملک میں اور شہر میں امن و امان کی ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہوتی ہے۔ ان حالات میں جب ہندوستان پاکستانی سرحدوں پر حملے کر رہا ہے اور ہماری افواج پاکستان اللہ تعالیٰ کے فضل سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مملکت پاکستان جو کہ ایک اسلام کا قلعہ ہے۔ رات دن دفاع کرتے ہوئے اپنی جانیں اللہ کے لئے پیش کر رہے اور شہید ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید ہمت' جرأت اور بلند حوصلہ عطا فرمائے۔ مولانا محمد ارشد مدنی نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ کتب حیدرآباد دکن سے نوابشاہ کیسے پہنچی؟ بڑے افسوس کا اظہار کیا ایسے حالات میں قادیانیوں کی کتب پاکستان میں آنا ملک دشمنی اور ناپاک عزائم کی کھلی دلیل ہے۔ اس لئے کلیدی اسامیوں سے قادیانیوں کو فوراً ہٹایا جائے۔ مولانا محمد ارشد مدنی نے کہا کہ خدانخواستہ عبدالسلام والا کھیل نہ کھیلا جارہا ہو کہ وہ پاکستان کی سرزمین پر لعنت بھیج کر ہندوستان چلا گیا اور پاکستان کے راز دشمنوں تک پہنچائے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ قوت اور حوصلہ عطا کیا کہ انہوں نے بڑی محنت لگن جذبہ ایمان کی قوت کے ساتھ وہ کارنامہ سرانجام جو قادیانی سائنس دانوں کے منہ پر ایک طمانچہ ہے۔ آخر میں ایک بار پھر مجلس تحفظ ختم نبوت نوابشاہ کے رضاکار و خدام انتظامیہ سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ نیز مسلمانوں نوابشاہ کو خبردار کرتے ہیں کہ قادیانیوں کی ہر قسم کی نقل و حرکت پر کڑی نظر رکھیں۔ جیسے ہی مسلمانوں میں لٹریچر تقسیم ہو دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت مدینہ مسجد منوآباد ریلوے کیبر جامع مسجد نوابشاہ میں اطلاع دے کر عقیدہ ختم نبوت اور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ وابستگی کا اظہار فرمائیں تاکہ دشمنان اسلام اور پاکستان اور منکرین ختم نبوت کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکے۔

مولانا محمد اکرم طوفانی کی برمنگھم کانفرنس میں شرکت کے لئے روانگی

کراچی (نمائندہ خصوصی) حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب قائداعظم انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے چودھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں شرکت کے لئے روانہ ہوچکے ہیں۔ روانگی سے قبل کانفرنس میں شرکت کی غرض و غایت کے بارے میں کئے گئے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ جب سے مرزا طاہر نے پاکستان سے بھاگ کر لندن میں اپنے آقاؤں کی گود میں پناہ لی ہے' اس وقت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیت کے تعاقب کے لئے لندن اور یوکے کے دیگر شہروں میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنا شروع کی ہوئی ہیں۔ میں لندن شیفیلڈ بریڈفورڈ اور دیگر چھوٹے بڑے شہروں کے مسلمانوں کو ۸/اگست کو برمنگھم میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں شرکت کے لئے دعوت نامے دوں گا اور سینکڑوں مساجد میں مختلف اجتماعات میں حسب سابق بیانات اور دروس ہوں گے اور ۱۰/اگست ۱۹۹۹ء کو لندن سے جدہ اور جدہ سے عمرہ کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ جاؤں گا بعد ازاں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کے بعد وطن واپس پہنچوں گا۔ (انشاء اللہ)

شاہین ختم نبوت اور مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

کا دورہ سندھ

گولارچی رپورٹ (محمد سعید انجم راجپوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے ایک دس روزہ حیدر آباد اور میر پور خاص ڈویژن کا دورہ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے یہ پروگرام مدارس اسکولوں کے طلبا اور اساتذہ کنونشن اور کانفرنسوں پر مشتمل تھے۔ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے یہ دورہ ۲'۳/جون حیدر آباد میں مدرسہ مفتاح العلوم کے طلبا اور علما کرام 'مسجد ابراہیم خلیل اللہ پیر آباد' جامع مسجد وحدت کالونی میں مختلف پروگراموں سے خطاب کیا اور حیدر آباد کے جید علما کرام مولانا مفتی شمس الدین' مولانا مفتی وجیہہ الدین' مولانا عبدالسلام' مولانا سیف الرحمٰن آرائیں' مولانا جمیل الرحمٰن اور دیگر علما کرام سے ملاقاتیں کیں۔

۴/جون کا جمعہ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے گولارچی جامع مسجد مدینہ میں پڑھایا اور بعد نماز عشا مسجد اقصیٰ میں مولانا کا درس قرآن ہوا' تمام جماعتی دوستوں حکیم محمد عاشق' حاجی حمید اللہ' حاجی ولی محمد' مولانا عبدالخبیر ہزاروی' سید علی حیدر شاہ' عبدالمجید گل' فقیر محمد' محمد اسلم مجاہد نے اس دورہ کا خیر مقدم کیا۔

۵/جون مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی صاحب' مولانا محمد علی صدیقی کے ہمراہ ضلع ٹھٹھہ' بدین' میر پور خاص' عمر کوٹ کے دورہ پر روانہ ہو گئے۔ مدرسہ دارالفیوض ہاشمیہ سجاول میں بعد نماز ظہر طلبا اور علما کرام کے ایک اجتماع سے خطاب کیا جس میں قادیانیت کے ناپاک عزائم سے آگاہ کیا۔ حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی' مولانا غلام محمد سومرو' مولانا صالح محمد' مولانا مفتی نذیر احمد' مولانا محمد اسمٰعیل میمن اور مولانا عبدالرزاق میمن سے ملاقات ہوئی اور ان علما کرام نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کو خراج تحسین پیش کیا اور مجلس کا ہمیشہ ساتھ دینے کا عزم کیا۔ رات کا پروگرام چوہڑ جمالی میں مولانا عبدالعزیز صاحب جتوئی کی جامع مسجد میں ہوا۔ ضلع بدین' ٹھٹھہ گزشتہ دنوں آنے والے ۱۷۰ میل فی گھنٹہ کے حساب طوفان سے بہت بری طرح متاثر ہوا بہت ہی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں' مالی نقصان ہوا' پورے ملک سے اس علاقہ کا بھرپور انداز سے مالی تعاون ہوا' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ نے اپنی استطاعت کے مطابق مالی و اخلاقی تعاون کیا۔ علاقہ کے معروف عالم دین مولانا عبدالغفور قاسمی نے دن رات ایک کر کے مصیبت زدہ لوگوں کا بھرپور انداز میں تعاون کیا اور اسی وجہ سے غیر مسلم لوگوں کو خصوصاً قادیانیوں کو کام کرنے کا موقع نہ مل سکا۔

۶/جون بعد نماز ظہر ماتلی کی مسجد شبیبہ میں مولانا محمد حسین حسینی کی قیام گاہ پر علما کرام سے ملاقات ہوئی اور اس ملاقات میں مولانا محمد حسین حسینی' مولانا محمد رمضان آزاد' مولانا محمد عبداللہ سندھی اور مولانا جیلانی بھی شامل تھے۔ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے جماعتی کام کے بارے میں آگاہ کیا الحمد للہ ماتلی ایسا شہر ہے جس میں قادیانیت کا وجود ہی نہیں۔ رات کا پروگرام ٹنڈو غلام علی میں مدرسہ تعلیم القرآن کی جامع مسجد میں مولانا حافظ محمد زبیر' حافظ حبیب الرحمٰن' محمد عبداللہ آرائیں نے ختم نبوت کانفرنس کا پروگرام رکھا ہوا تھا جس سے حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد علی صدیقی نے خطاب کیا اور مسئلہ ختم نبوت کی حقانیت اور قادیانیت کے دجل پر روشنی ڈالی۔

۷/جون کو میر پور خاص مولانا فیض اللہ صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میر پور خاص کے مدرسہ مدینۃ العلوم میں علما کرام اور طلبا کے ایک اجلاس سے مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا اور رات کو بسم اللہ مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن میں ایک جلسہ عام ہوا' جس سے مولانا شجاع آبادی اور مولانا محمد علی صدیقی صاحب نے خطاب کیا مسئلہ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی کی امت مسلمہ کے بارے میں ہفوات سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ میر پور خاص کے مولانا فیض اللہ' مولانا شبیر احمد' مولانا مفتی عبید اللہ انور' مولانا محمد عبداللہ' مفتی مسعود' حافظ

محمد یامین اور دیگر علماء کرام نے مجلس کے کام کی تحسین کی۔

۸/جون ڈگری میں مولانا غلام غوث جالندھری، مولانا حفظ الرحمن، حافظ محمد طاہر، مولوی محمد رفیق آرائیں اور دیگر احباب سے ملاقات ہوئی رات "تالی" میں ایک اجلاس سے مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا خطاب ہوا۔

۹/جون مولانا شجاع آبادی اور مولانا صدیقی کنری میں پہنچے اور ملتان سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب تشریف لائے۔ کنری میں تین روزہ تربیتی کنونشن کا اہتمام تھا، جس سے شاہین ختم نبوت کا بیان ہوا، اس طرح کنری میں مولانا اللہ وسایا صاحب کے کل تین تفصیلی بیان ہوئے، اس کنونشن میں ماسٹر عبدالواحد صاحب ناظم اعلیٰ محمد حنیف مغل، ماسٹر عبدالرشید، محمد ندیم اور دیگر دوستوں کے تعاون سے اسکول کے اساتذہ اور تاجر حضرات کو خصوصی دعوت دی ہوئی تھی، پروگرام الحمد للہ بہت کامیاب رہا۔ پہلا پروگرام ۹/جون بعد نماز ظہر ہوا تقریباً ایک گھنٹہ بیان ہوا دوسری نشست ۹/جون بعد نماز عشاء ہوئی تقریباً ایک گھنٹہ بیان ہوا، تیسرا بیان ۱۰/جون بعد نماز ظہر ہوا، جس میں مولانا اللہ وسایا صاحب نے اسلام کی حقانیت اور قادیانیت کے دجل پر کھل کر روشنی ڈالی اور قادیانیت کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ ۱۰/جون کو بعد نماز عشاء فضل بھمبر و شہر میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا پروگرام ہوا، جس سے مولانا اللہ وسایا صاحب، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد علی صدیقی، قاری عبدالستار، قاری راشد اللہ صاحب کا بیان ہوا۔ اس علاقے میں کانفرنس میں مولانا اللہ وسایا صاحب کا پہلا بیان تھا کیونکہ یہ شہر ایسی جگہ پر واقع ہے، اس کے ایک طرف نصرت آباد اسٹیٹ اور دوسری طرف محمود آباد اسٹیٹ قادیانیوں کی ہے، مولانا نے مرزا غلام احمد قادیانی کی خرافات عوام الناس کے سامنے رکھیں تمام مسلمان ان خرافات کو سن کر توبہ توبہ کرنے لگے، مولانا نے قادیانیوں کو دعوت فکر دی کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے مسئلہ ختم نبوت پر تفصیلی روشنی ڈالی اس پروگرام میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بہترین معاون جناب مستری محمد حنیف مغل ابن مستری برکت علی مغل کا تعاون خوب شامل حال رہا، کانفرنس کا اہتمام مولانا محمد ایوب صاحب مدیر مدرسہ جامعہ اسلامیہ تحفظ ختم نبوت نے کیا تھا۔

۱۱/جون کا جمعہ کنری جامع مسجد حنفاری میں مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے پڑھایا اور مسئلہ ختم نبوت پر تفصیلی بیان ہوا مولانا اللہ وسایا صاحب نے جمعہ نوکوٹ کی جامع مسجد مدینہ میں ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب قادیانیت کا وجود اس دھرتی سے مکمل طور پر مٹ جائے گا اور کہیں دیکھنے کے لئے بھی قادیانی نہیں ملے گا، مولانا نے کہا کہ سب سے پہلے ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی اور قادیانی پورے ملک کی گالی بن گئے، پھر دوسری تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء چلی اور قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا، پھر ۱۹۸۴ء میں ایک تحریک ختم نبوت چلی اور قادیانیت کی تمام اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی گئی اور یہ سب کچھ مسلمانوں کے اتحاد کی برکت سے ہوا اب ایک اور تحریک چلے گی جو قادیانیت کے خاتمے کی تحریک ہوگی۔ اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے اتحاد کو برقرار رکھیں اور ہمت سے کام کریں تاکہ قادیانیت کا خاتمہ ممکن ہو سکے۔ یہ تمام پروگرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد نذر عثمانی کی نگرانی میں خیر و خوبی اختتام پذیر ہوئے۔

مولانا قاری فیاض الرحمٰن کی والدہ انتقال فرماگئیں

پشاور (نمائندہ خصوصی) مشہور عالم دین استاذ القراء جامع مسجد نمک منڈی کے خطیب مرکزی دارالقراء کے مہتمم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ پنجگے رکن جناب قاری فیاض الرحمٰن علوی کی والدہ ماجدہ گزشتہ روز مانسہرہ کے قریب اپنے آبائی گاؤں میں انتقال فرماگئیں "انا للہ وانا الیہ راجعون"۔ نماز جنازہ میں علماء کرام اور علاقہ کے کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی پشاور سے مجلس کے ایک وفد نے مولانا نورالحق نور اور جناب حاجی فضل حسین صاحب کی سرکردگی میں شریک ہو کر مجلس کی نمائندگی کی۔ جناب مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا سید امام شاہ، مولانا اکرام اللہ جان، حاجی غلام عباس، چاچا عنایت، بشیر الحق، بابو محمد ابرار، جناب امداد حسین صدیقی، ارشاد الحق مدنی، قاری احسان الحق وغیرہ نے اپنے تعزیتی پیغام میں مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا کہ مرحومہ کی اولاد پوتوں اور پوتیوں میں قرآن کے حفاظ کی کثیر تعداد ایسا صدقہ جاریہ ہیں جس سے مرحومہ کی روح کو سکون ملے گا، جو اس کی نجات کا ذریعہ ہوگا۔ (انشاء اللہ)

ربوہ کا نام صفحہ ہستی سے مٹ گیا ہے

ربوہ ریلوے اسٹیشن کا نام "چناب نگر" لکھ دیا گیا ﴿جا الحق وزھق الباطل﴾

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولانا فقیر محمد کی تحریری یادداشت پر پاکستان ریلویز کے جنرل منیجر میاں محمد اسلم نے ربوہ ریلوے اسٹیشن کا نام تبدیل کر کے چناب نگر رکھنے کی آخری منظوری ۲۶/ مئی ۱۹۹۹ء کو دی گئی اگلے روز ۲۷/ مئی کو عمل درآمد ہو گیا۔ مولانا فقیر محمد نے اپنی نگرانی میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ہٹا کر "چناب نگر" لکھوایا اور پلیٹ فارم کے بورڈ پر بھی چناب نگر لکھا گیا۔ اس طرح ربوہ کا نام ۴۸ سال بعد صفحہ ہستی سے مٹ گیا ہے جس پلیٹ فارم پر ۲۹/ ۵/ ۷۴ کو نشتر کالج کے مسلمانوں طلبا کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام گجرات، منڈی بہاؤالدین میں کانفرنس، اجتماعات، مختلف اجلاسوں سے عمائدین ختم نبوت گوجرانوالہ کے خطابات

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) مرزائیت دجل و فریب، جھوٹ، الزام تراشی، دروغ گوئی اور بے ہودہ گوئی کا دوسرا نام ہے جو صرف اور صرف یہودیت اور نصرانیت کے تحفظ اور مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے لئے سرگرم غیر مسلم اور خطرناک ترین گروہ ہے، جس کی آبیاری اور حفاظت کے لئے پوری دنیائے کفر سرگرم ہے مگر افسوس ہے کہ سادہ لوح تو سادہ لوح، پڑھے لکھے اور سمجھدار مسلمان بھی اس کے فریب میں مبتلا ہو کر نادانستہ طور پر خلاف اسلام سرگرمیوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کے ناطے ہمارا فرض ہے کہ ہم لوگوں کو مرزائیت کے دجل و فریب اور گھناؤنے سازشی کردار سے آگاہ کریں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے مکی مسجد ڈھیر کے کلاں گجرات میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ "امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس" میں کیا۔ کانفرنس سے عالمی مجلس کے مبلغ مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا قاری بشیر القمر سرگودھوی، الحاج صوفی غلام حسین، صوفی محمد نواز رحمانی، حافظ محمد ثاقب، محمد نوازش علی اور احمد حسین شاہ نے بھی خطاب کیا۔ مولانا فقیر اللہ اختر نے کہا کہ اگرچہ پاکستان ایٹمی قوت بن چکا ہے مگر اب بھی سازشی عناصر اور غیر ملکی ایجنٹوں سے اس کی سلامتی کو شدید خطرہ ہے جس کی کمانڈ مرزائی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انگریز کا خود کاشتہ پودا مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں مگر وہ اسلام کے لبادہ میں خلاف اسلام سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ حرکۃ الجہاد الاسلامی گجرات کے امیر مولانا مجاہد فضل اللہ نے خصوصی خطاب کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا ہنگامی اجلاس

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) ضلع گجرات کے نواحی گاؤں کھوکھر غربی میں مرزائیوں نے غنڈہ گردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کی مسجد پر قبضہ کر لیا اور اسے مرزاواڑے کے طور پر استعمال کرنے لگے ہیں۔ مرزائی پوری سینہ زوری سے کام لیتے ہوئے سر عام لاؤڈ اسپیکر پر تبلیغ کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کے ساتھ ساتھ قانون کو ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں، علاقہ کی فضا میں شدید کشیدگی پائی جاتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور کارکنوں کا ہنگامی اجلاس مولانا صاحبزادہ عبدالحق بشیر کی صدارت میں ہوا، جس میں تمام صورتحال کا جائزہ لیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن سے رابطہ کر کے صورتحال ان کے نوٹس

میں لائی جائے اور فوری کارروائی کا مطالبہ کیا جائے۔ اجلاس سے پروفیسر اشفاق حسین منیر' پروفیسر غلام حیدر' احمد علی رضا ایڈووکیٹ' ملک اورنگزیب اعوان' مرکزی مبلغین مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد ثاقب اور مولانا محمد طیب فاروقی نے بھی خطاب کیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اگر حکومت نے قادیانیوں کی اس غنڈہ گردی کا نوٹس لے کر ان کے خلاف فوری کارروائی نہ کی اور مسجد کو ان کے قبضہ سے واگزار نہ کروایا تو پھر راست اقدام کیا جائے گا' جس کے بعد حالات کی تمام تر ذمہ داری حکومت اور قادیانیوں پر عائد ہوگی۔ یاد رہے کہ کھوکھر غربی میں تقریباً ۵۰۰ گھر ہیں جن میں سے ۴۰۰ سے زائد مرزائی ہیں اور مسلمان صرف ۱۰۰ گھرانے آباد ہیں۔ مرزائی وسائل کے اعتبار سے طاقتور اور اثر و رسوخ کے مالک ہیں اور انہیں درپردہ سیاسی حمایت بھی حاصل ہے۔ مرزائی غنڈوں نے جس مسجد پر قبضہ کیا ہے وہ طویل مدت سے مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔ دریں اثنا عالمی مجلس گوجرانوالہ ڈویژن کا ہنگامی اجلاس حافظ محمد یوسف عثمانی کی صدارت میں ہوا جس میں قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور فوری کارروائی کا مطالبہ کیا گیا تاکہ کھوکھر غربی سے کشیدگی دیگر علاقوں کو اپنی زد میں نہ لے لے۔ اجلاس سے مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد ثاقب' سید احمد حسین زید' حافظ احسان الواحد' محمد امان اللہ قادری اور دیگر احباب نے بھی خطاب کیا۔

ہمارا حکومت سے ناموس رسالت کے تحفظ اور دشمنان محبوب خدا ﷺ کے خلاف ٹھوس کارروائی کی سوا کوئی مطالبہ نہیں (مولانا اللہ وسایا)

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی خازن' محقق اور ممتاز دینی اسکالر مولانا اللہ وسایا نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کی حکومت میں ایک مرتبہ پھر قادیانی لابی سرگرم ہو گئی ہے اور پاکستان اور حکومت کو نقصان پہنچانے اور حکومت کو دینی طبقات سے لڑانے کی سازشیں کر رہے ہیں' جس کے تحت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لٹریچر کو ضبط کیا جا رہا ہے اور مجلس کے مرکزی دفتر پر چھاپے مارے جا رہے ہیں' حکومت کو اس سازش کا فوری نوٹس لے کر اس کا فی الفور تدارک کرنا چاہئے ورنہ قادیانی لابی کی سازشیں حکومت کے خاتمہ پر منتج ہوں گی۔ ہمارا حکومت سے ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ اور دشمنان محبوب خدا ﷺ کے خلاف موثر اور ٹھوس کارروائی کے سوا کوئی مطالبہ نہیں ہے' اس لئے ہم کسی صورت یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ دشمن اسلام کے نام پر بننے والے اس ملک میں دین اسلام کی جڑیں کاٹی جائیں ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مرکزی جامع مسجد قدس اہلحدیث میں منعقدہ "ختم نبوت کانفرنس" میں کیا۔ جس کی صدارت جمعیت اہلحدیث کے راہنما چودھری محمد عارف نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما اور ماہنامہ "لولاک" کے مدیر اعلیٰ صاحبزادہ طارق محمود' پارلیمانی سیکرٹری ایجوکیشن مولانا پیر سید عارف حسین شاہ' ایم پی اے جمعیت اہلحدیث کے رہنما مولانا نصیر اللہ خان بھٹی' جمعیت علماء اسلام کے مولانا احمد سعید اعوان' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد ثاقب' حافظ عبدالوہاب جالندھری' جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا صاحبزادہ ضیاء الدین آزاد اور علماء کرام مولانا اللہ دتہ' مولانا رحمت اللہ ربانی' قاری محمد ظفر احمد اور ماسٹر رشید اختر کے علاوہ مجلس حسان پاکستان کے سربراہ قاری محمد حنیف شاہد رامپوری نے بھی اظہار خیال کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ہم مرزائیوں سمیت دنیا بھر کے لوگوں کے خیر خواہ ہیں۔ اسی لئے ہم چاہتے ہیں کہ مرزائی دھوکہ اور فریب کے جال سے آزاد ہو کر دائرہ اسلام میں آجائیں اور ہمیشہ ہمیشہ کی بھلائی اور سرخروئی حاصل کر لیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا جینا اور ہمارا مرنا صرف اور صرف ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ کے لئے ہے۔ جناب صاحبزادہ طارق محمود نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سامراجی طاقتوں اور ان کے ایجنٹوں کے خلاف جہاد کر رہی ہے اور وہ مرزائیوں کے خلاف دنیا بھر میں جہاد کر رہی ہے' اس کے وسائل محدود ہیں مگر اس کی کوششیں قابل قدر ہیں' حکمران طبقہ کو چاہئے کہ وہ مجلس سے تعاون کریں کہ مجلس حکمرانوں کے کرنے والے کام خود کر رہی ہے' انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے جو شخص اس سلسلہ میں جان بوجھ کر غفلت کا مرتکب ہوا وہ قیامت کے روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا۔

﴿اظہار تعزیت﴾

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے راہنما حافظ محمد لقمان کے بڑے بھائی محمد سلیمان (گلشنہ گھر گوجرانوالہ) قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے ہیں۔ انہیں قبرستان کلاں میں سپرد خاک کر دیا گیا ہے۔ نماز جنازہ میں ممتاز شخصیات اور دینی کارکنوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا تعزیتی اجلاس مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد کی صدارت میں ہوا' جس میں محمد سلیمان کے انتقال پر اظہار افسوس کیا

باقی صفحہ ۱۵

مولانا خدا بخش' مولانا فقیر اللہ اختر اور مولانا محمد طیب فاروقی کا سیالکوٹ' منڈی بہاؤالدین اور نواح میں تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا خدا بخش اور مولانا فقیر اللہ اختر نے حافظ آباد شہر' چک چٹھہ اور وڈالہ سندھواں سیالکوٹ کا دورہ کیا اور وہاں پر ختم نبوت کے عنوانات پر تبلیغی اجتماعات سے خطاب کیا اور لوگوں کو مرزائیوں کی دین اور وطن دشمن سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ ان اجتماعات سے ماسٹر رشید اختر' مولانا محمد قاسم اور درگاہ فاروقی کے سربراہ اور ممتاز عالم دین مولانا احسان اللہ فاروقی نے بھی خطاب کیا۔ علاوہ ازیں مولانا خدا بخش نے مدرسہ اشرفیہ جامع مسجد قدیم حافظ آباد میں اور مولانا فقیر اللہ اختر نے مدرسہ اشرفیہ مسجد اعلیٰ میں دینی کارکنوں اور جماعتی احباب کے اجتماعات سے خطاب کیا اور مرزائیوں کی موجودہ سرگرمیوں اور مجلس کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔

عالمی مجلس کے مبلغین مولانا فقیر اللہ اختر اور مولانا محمد طیب فاروقی نے ضلع گجرات اور ضلع منڈی بہاؤالدین کے مختلف علاقوں کا جماعتی اور تبلیغی دورہ کیا اور علاقہ میں مرزائیوں کے متعلق لوگوں کو آگاہ کر کے انہیں مجلس کے لئے کام کرنے پر آمادہ کیا۔ انہوں نے ضلع گجرات میں کھاریاں شہر' گجرات شہر' دوعیر کے گاؤں کڑیانوالہ اور ضلع منڈی بہاؤالدین میں سعد اللہ پور' گدو گاؤں' منڈی بہاؤالدین شہر' ملک وال اور چھوکر خورد میں مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔ مولانا فقیر اللہ اختر نے چھوکر خورد میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کیا۔ مولانا خدا بخش نے مرکزی جامع مسجد حنفیہ چک چٹھہ میں حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا۔ نیز مولانا فقیر اللہ اختر نے جامع مسجد نور حافظ آباد میں "ختم نبوت" کے موضوع پر جمعۃ المبارک کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔

سندھ میں قادیانیت کے کام کو بریک لگ چکی ہے

ٹنڈو آدم (پ ر) الحمد للہ اندرون سندھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بھرپور کوششوں سے قادیانیت کے کام کو بریک لگ چکی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر مولانا احمد میاں حمادی' مولانا محمد علی صدیقی نے اپنے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اسلام اور ملک کے غدار ہیں اور انہوں نے ہر حال میں ملک کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے وہ چاہے ۱۹۶۵ء جنگ ہو یا ۱۹۷۱ء کی' مجلس کے راہنماؤں نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ ملک پاکستان کے بارڈر پر ایماندار اور مخلص مسلمان فوجی تعینات کریں تاکہ وہ ملک کی حفاظت کر سکیں اور قادیانی فوجی آفیسر ان کو فوری طور پر وہاں سے واپس بلائے کیونکہ ملک پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور اس کی سرحدات کی حفاظت کرنا جہاد ہے اور جہاد صرف مسلمان ہی کرتا ہے

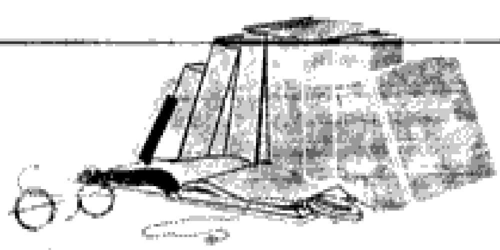

تبصرہ کتب

نام کتاب : ختم نبوت پر قادیانی حملے کا نیا انداز اور اس کا محاسبہ

مؤلف : مولانا مفتی شاہ محمد تفضل علی صاحب

ضخامت : ۱۵۲ صفحات

قیمت : درج نہیں

ناشر : عبدالصبور علوی مدیر "ندوۃ العلم" نزد جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی

قرآن مجید' احادیث متواترہ اور اجماع امت کی روشنی میں پوری امت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ رسول آخرین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں' آپ کے بعد تا قیام قیامت کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر و مرتد اور دجال و کذاب ہے۔ گزشتہ تیرہ صدیوں میں بہت طالع آزماؤں میں مہدی و مسیح اور نبی و رسول ہونے کے ناپاک دعوؤں کی جسارت کی اور تلبیس فریبی کے لئے انہوں نے قرآن و سنت کی نصوص واضحہ میں تحریف کی ناپاک جسارت کی' قادیانی فتنہ سابقہ تمام فتنوں کی نسبت دجل و فریب میں سب سے سنگین تھا اس لئے علماء امت نے اس کے خلاف آواز اٹھائی اور مؤثر کارروائی کر کے اس کی سرکوبی کی مگر قادیانی زخمی سانپ کی طرح مسلمانوں کو ڈسنے اور ان کے ایمان خراب کرنے کی سازشوں سے کبھی باز نہیں آئے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انہوں نے ہمیشہ دجل و فریب سے کام لیا اور مسلمانوں کے عقائد و ایمان کو متزلزل کرنے کے لئے شکوک و شبہات کا سلسلہ جاری رکھا۔ زیر نظر کتاب بھی اس سلسلے کی کڑی ہے' جس پر کینیڈا سے قادیانیوں کی طرف سے اٹھائے گئے چودہ سوالوں کا جواب دیا گیا ہے' جناب مولانا مفتی شاہ محمد تفضل علی صاحب نے نہایت سلیقے سے ان کا مدلل جواب دیا اور بہت عمدہ طریقے سے ان پر رد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قادیانیوں کی ہدایت کا ذریعہ اور مؤلف اور ناشرین اور ہم سب کے لئے نجات کا ذریعہ بنائے (آمین ثم آمین)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے زیرِ اہتمام

چودھویں سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوّت کانفرنس برمنگھم

۸ اگست ۱۹۹۹ء بروز اتوار بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ ابیلگریو روڈ برمنگھم صبح ۹ تا شام ۷ بجے

زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

- مسئلہ ختم نبوّت
- حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- قادیانیت کے عقائد و عزائم
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور اُن کی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور اُن کا تعاقب جاری رکھیں گے

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت
35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 ایچ زیڈ یو کے
فون: 0171-737-8199